Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

جلد ۹ | ۱۱ ظہور ۱۳۳۹ ہش | ۱۷ صفر ۱۳۸۰ھ | ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۲

صوبہ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم شیخ عبداللہ صاحب مبلغ سرینگر۔ بذریعہ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

(۱)

گذشتہ سال ماہ جولائی میں مرکزی وفد نے صوبہ کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا تھا اور خدا کے فضل سے اس کا اچھا اثر رہا۔ اور جماعتوں میں خاص بیداری پیدا ہوئی۔ اب کے سال ماہ جون میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس (جو گذشتہ سال بھی تبلیغی وفد کے ممبر تھے) صوبہ جموں و پونچھ کے دورہ کے لئے تشریف لائے تو موصوف کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرکزی دفتر کو صوبہ کشمیر کی جماعتوں کا دورہ کرنے کی بھی درخواست کی گئی جسے منظور کر لیا گیا اور محترم مولوی صاحب جموں و پونچھ کے دورہ کو مکمل کر لینے کے بعد مورخہ ۹ جولائی کو سرینگر تشریف لے آئے۔ اس جگہ باہمی مشورہ سے آئندہ کا پروگرام مرتب کیا گیا جو اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اس دورہ میں مکرم مولانا کے ساتھ خاکسار کو بھی خدمت کا موقع ملا۔

روانگی برائے کنی پورہ و شورت

۹ جولائی کی شام کو سرینگر میں بارش شروع ہو گئی جو ۱۲ جولائی کی شام تک جاری رہی۔ کثرت بارش کی وجہ سے اردگرد کے راستے عارضی طور پر مسدود ہو گئے۔ اس لئے مجبوراً ۱۲ جولائی تک ہمیں سرینگر میں رکنا پڑا۔ ۱۴ جولائی کی صبح کو ماندوجن جانے کے ارادہ سے نکلے، جب کولگام پہنچے تو بارش کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور معرماندوجن جانے کے لئے سواری کا انتظام بھی نہ ہو سکا لہٰذا ہم قریب کی جماعت کنی پورہ پہنچ گئے۔ احباب جماعت کو ہماری غیر متوقع آمد پر بہت خوشی ہوئی۔ گویا یہ اُن کی عید کا دن تھا۔ کیونکہ اُن کی تبلیغی دورہ کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی تھی۔

۱۴ جولائی کنی پورہ میں ایک تقریر

جس دن ہم کنی پورہ پہنچے۔ وہ ۱۴ جولائی تھا اٹلی کے کسی منجم کی یہ بات سب میں پھیلی ہوئی تھی کہ اس روز شام کے ساڑھے سات بجے قیامت آجائے گی۔ توہم پرست لوگ جن میں بعض مسلمان بھی شامل تھے اس افواہ سے بہت گھبرائے ہوئے تھے لیکن خدا نے ہمارے احمدی بھائیوں پر ایسی افواہوں کا کوئی اثر نہ تھا۔ نہ صرف وہ خود مطمئن تھے بلکہ دوسروں کو بھی اطمینان اور تسلی دلاتے تھے۔ بعد نماز مغرب مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مسجد میں ایک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ قیامت برحق ہے۔ مگر اس گھڑی کا علم سوائے خدا کے کسی اور کو نہیں۔ حتیٰ کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو بھی اس معین گھڑی کا علم نہ دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قیامت کا علم نہیں تو اٹلی کے منجم کی بات کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ یہ بات غلط ہے اور غلط ہو کر رہے گی۔ اسی ضمن میں آپ نے فرمایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہیں۔ حضور اقدس نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ آپ کا سلسلہ دن بدن ترقی کرتا جائے گا۔ اور تین صدیوں میں اتنی ترقی کر جائے گا کہ زمین پر محیط ہو جائے گا اور مذہب اسلام اسی سلسلہ کا نام ہوگا۔ اور اس سلسلہ کا انکار کرنیوالے تھوڑی تعداد میں رہ جائیں گے۔ اس لئے آپ احمدی بھائیوں کو یہ خدائی بشارت مبارک ہو کہ تین صدیوں تک انشاء اللہ قیامت نہیں آئے گی۔ خوب دل لگا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو دین اسلام کی خدمت میں لگے رہو اور سلسلہ کے لئے ہر قسم کی مالی اور جانی قربانی کرو۔ ایسی پرمغز تقریر مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔ اور آخر میں وہ وقت بھی گذر گیا جو اٹلی کے منجم نے قیامت کے لئے مقرر کیا تھا اس پر مولانا امینی صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ خوش ہوں اور خوشی سے اچھلیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم برحق ثابت ہوئے۔ اور اٹلی کا منجم جھوٹا اور درحقیقت یہ منجم کے لئے ہی قیامت کا دن ہے۔ اس لئے کہ اُس کے کذب و افتراء کا پول کھل گیا۔ اور ہمارے لئے عید کا دن ہے کیونکہ اسلام کی صداقت ظاہر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جمعہ شورت میں

مورخہ ۱۵ جولائی کو نماز جمعہ شورت کی عیدگاہ میں ادا کی گئی جس میں احباب کنی پورہ بھی شریک ہوئے۔ خطبہ جمعہ میں مکرم مولانا امینی صاحب نے احباب جماعت کو تربیتی اور تبلیغی امور کے بارہ میں نصائح فرمائیں اور احباب کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چندہ جات لازمی کے علاوہ تحریک جدید وقف جدید اور نشر و اشاعت کی تحریکات میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد شورت اور کنی پورہ کی جماعتوں کا سال رواں کا بجٹ تیار کیا گیا۔

کنی پورہ میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۶ جولائی بعد نماز عصر مسجد کنی پورہ کے صحن میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا امینی صاحب منعقد ہوا اس اجلاس میں احباب جماعت شورت بھی شریک ہوئے خاکسار نے احباب جماعت کو بچوں اور عورتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی نیز تحریک کی کہ کوشش کریں کہ ہمارا موجودہ پرائمری سکول مڈل بن جائے اور اسی طرح بچیوں کے لئے بھی جلد سے جلد ایک مکتب جاری کیا جائے۔ اس کے بعد مکرم مولانا امینی صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ دلآویز تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی شاندار قربانیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے احباب کو بتایا کہ جو شخص بھی مرد ہو یا عورت خدا کے لئے قربانی کرے گا اس کی قربانی ہرگز ضائع نہیں جائے گی بلکہ ایسا شخص خدائی رحمتوں اور روحانی برکتوں سے مالا مال ہو جائے گا۔ ہماری جماعت کا ستر سالہ تجربہ ہے کہ جس شخص نے کسی قسم کی بھی قربانی کی اللہ تعالیٰ نے اُسے نوازا اور اس نے اجر عظیم پایا اس لئے آپ حضرات بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں تا ایک طرف سلسلہ ترقی کرے تو دوسری طرف آپ لوگ خدائی انعامات کے وارث ہوں بفضلہ تعالیٰ اس پرمغز تقریر کا احباب جماعت پر نہایت نیک اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شورت میں تبلیغی جلسہ

بفضلہ تعالیٰ کنی پورہ کا سارا گاؤں احمدی ہے اور موضع شورت کی کی ایک تہائی آبادی احمدی ہے۔ تعلیمی اور مالی اعتبار سے دونوں گاؤں کے احمدی اچھی حالت میں ہیں۔ اور ان احمدی بھائیوں میں تبلیغ کا شوق بھی پایا جاتا ہے۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے یہاں پہنچنے کے بعد باہمی مشورہ سے طے ہوا کہ ۱۷ جولائی بعد از ظہر شورت کی عیدگاہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اُس جلسہ کے انعقاد کی اطلاع جماعتہائے یاڑی پورہ۔ چک ایرچھ۔ ہالسوکاٹ پدہ۔ اُگام۔ پانبود وغیرہ بھجوائی گئی۔ اسی طرح کولگام اور اردگرد کے گاؤں کے غیر احمدی معززین کو تحریری طور پر دعوت نامے بھی بھجوائے گئے۔ اور ۱۷ جولائی کو دوپہر کے وقت حسب پروگرام یہ اجلاس منعقد ہوا (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد۔ ۵ اگست (بوقت ۸ بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

رات حضور کو نیند اچھی آگئی آج طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

ربوہ ۶ اگست۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ "پانچ روز کی سخت تشویشناک علالت کے بعد ام مظفر احمد کی طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے" احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۹ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

مہتمم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے نامی آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــ مورخہ ۱۱ر اگست سنہ ۱۹۶۰ء

یوم آزادی

سنہ ۱۹۴۷ء میں ہمارا وطن غیر ملکی حکمرانوں سے آزاد ہوا۔ اور اب اس پر تیرہ سال پورے ہوتے ہیں۔ اس کی یاد میں ملک کے طول وعرض میں ۱۵ر اگست کو ہر سال آزادی کا جشن منایا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ہر بھارت واسی کا حق ہے کہ وہ اس دن اپنی خوشی کا اظہار کرے۔ کیونکہ اس دن ہمیں وہ نعمت حاصل ہوئی جس کا کوئی بدل نہیں اب ہم آزاد ہیں۔ اپنی مرضی سے اپنے فائدے کے لئے قانون بناتے ہیں۔ اپنی مرضی سے ان کا نفاذ کرتے ہیں۔ ساری دنیا سے تعلقات قائم کرنے میں ہمارے لئے کوئی روک نہیں۔ ملکی ترقی کے لئے اپنے ملکی وسائل کو کام میں لانے میں آزاد ہیں۔ اگر ہم ٹیکس لگاتے ہیں تو اپنے ہی فائدہ کے لئے نہریں کھودتے۔ بند ہ باندھتے اور زیر زمین مدفون خزانوں کی کھوج کرتے ہیں تو بھی اسلئے کہ یہ ہمارا اپنا ملک ہے ہم کو اس کی ترقی وسربلندی کے لئے وہ سب کچھ کرنا ہے جو حد امکان میں ہے کیونکہ ہم سب ہی اس کی طاقت ہیں۔

آزادی کے ان تیرہ سالوں میں ہمارا ملک بہت کچھ آگے بڑھا ہے اور مزید ترقی کے لئے اس سے وسیع تر پلان زیر تکمیل ہیں۔ اگر وہ خطرہ جو تیسری جنگ عظیم کی شکل میں دنیا کے سر پر منڈلا رہا ہے کچھ عرصہ ٹلا رہا اور امن وامان کے ساتھ کام کے کچھ اور سال مل گئے تو بلاشبہ ملک کا نقشہ ہی بدل جائے گا!!

یہ تو ہے تصویر کا ایک رخ مگر آزادی کا دوسرا پہلو بڑا ہی تشویشناک ہے جس کا منبع آزادی ہی کے اصل مطلب سے غفلت اور اس کے حقیقی تقاضا سے لاپرواہی ہے یعنی بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آزادی اُن کے نزدیک نام ہے مادر پدر آزادی کا۔ کیا تمام پابندیوں سے چھٹکارا پانے کا نام آزادی ہے؟ اور کیا آزادی کا تقاضا یہ ہے کہ ہر خواہش پوری ہو؟ نہیں ہرگز نہیں! آزادی نام ہے اُن پابندیوں کا جو جان ومال۔ عزت وآبرو اور جدوجہد کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہیں اور آزادی نام ہے اُس طرز زندگی کا جو صرف قانون کی راہ سے حاصل ہوتی ہے یا بلفظ دیگر آزادی ایک قسم کا سمجھوتہ ہے کہ ہم سب آپس میں مل کر رہیں گے اور ایک دوسرے کی بھلائی کے لئے کام کریں گے۔

پھر آزادی ہی کا تقاضا ہے کہ ہم حقوق اور فرائض کی پابندی کریں اپنے حقوق طلب کرنے کی نسبت اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیں اور دل وجان سے محنت ودیانت کے ساتھ ملک وقوم کو اونچا لے جانے کی کوشش کریں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنا آزاد ملک کے آزاد شہریوں کو کسی صورت میں زیب نہیں دیتا۔

علاوہ ازیں سیاسی آزادی کے ساتھ ہمیں ذہنی اور فکری آزادی کی بھی ضرورت ہے اگرچہ ہمارے ملک سے غیر ملکیوں کی حکومت ختم ہو گئی مگر کیا یہ سچ نہیں کہ ذہنی اور فکری اعتبار سے بھارت واسی پہلے کی نسبت کہیں زیادہ مغربیت کے غلام ہوتے جاتے ہیں۔

پھر جس سرعت کے ساتھ نئی پود بگاڑ کی طرف بڑھ رہی ہے وہ کیا کم تشویشناک ہے؟ کارخانوں اور صنعت گاہوں میں مزدوروں کی طرف سے اپنے حقوق کے لئے ہڑتال کرنے میں شاید کچھ معقولیت ہو۔ مگر یہ کیا کہ عصر حاضر کے طالب علم کمرۂ امتحان میں محض اس بنا پر یہ حربہ استعمال کر رہے ہیں کہ پرچہ مشکل ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نگران امتحان ہی ان کے ہاتھوں پٹ گئے۔ تعلیم سے حد درجہ بے اعتنائی۔ آوارہ گردی ہر ماہر فلمی گیتوں کے رسیا ہر قسم کی اخلاق سوز حرکات کا مظاہرہ غرضیکہ سب کچھ ان برخورداروں کا معمولی بن چکا ہے کیا قوم کے یہی نونہال ہیں جن کے کندھوں پر آئندہ زمانہ میں ملک وقوم کی ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ نوجوانوں کی یہ حالت بڑی ہی قابل توجہ ہے۔ ہمارے نزدیک اس خوفناک بگاڑ کی وجہ ریڈیو کے غیر پسندیدہ پروگرام۔ نام نہاد کلچرل پروگرام۔ اور سینما بینی کی کثرت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک آزادی کی اس نعمت سے دیر تک لطف اندوز رہے تو سب بھارت واسیوں کو نئی پود کی خاطر خواہ تربیت کی طرف پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس موقعہ پر اور بھی بہت سی باتیں قابل بیان ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک ان میں سب سے زیادہ اہمیت اس چیز کی ہے۔ کیونکہ اگرچہ کہ ہمارے ملک کو غذائی اعتبار سے جلد خود کفیل بنا چاہیئے۔ یا ملک میں جلد از جلد مختلف قسم کی صنعتیں جاری کی جائیں جس سے لوگوں کا اقتصادی مسئلہ بھی حل ہو تو یہ سب باتیں اسی محور کے گرد گھومتی ہیں کہ ملک کے افراد کو ذمہ داری کا احساس کر دیا اسے دیانتدار اور خوب کام کرنے والے بنایا جائے۔ تب ملک میں غلہ کی بھی فراوانی ہوگی۔ دستکاریوں میں بھی ترقی ہوگی اور اقتصادی مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جائے گا اور اُسی وقت آزادی کا اصل تقاضا بھی پورا ہوگا!!

جنم اشٹمی کی یاد میں

مذہبی نقطۂ نگاہ سے سری کرشن اور حضرت رام چندر جی بھارت کی دو عظیم شخصیتیں ہیں۔ جن کے یوم پیدائش کو خاص شان سے منایا جاتا ہے رام نومی حضرت رامچندر جی کے یوم پیدائش کو کہا جاتا ہے اور جنم اشٹمی حضرت کرشن کے یوم ولادت کو۔ قرآن کریم کی امن بخش تعلیم

ان من امة الا خلا فیھا
نذیر کہ ہر امت میں خدا تعالیٰ
کی طرف سے بندوں کو ہوشیار
کرنے والے گذرے ہیں۔

کے مطابق مسلمان بھی ان سب مقدسوں کو اسی طرح قابل صد عزت واحترام خیال کرتا ہے کسی قوم کو محض خوش کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ اپنی مذہبی تعلیم کے ماتحت۔ احمدیت کی گذشتہ تاریخ سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کو محض اس اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے بسا اوقات اپنے ہم مذہب مسلمانوں سے بہت کچھ سننا اور سہنا پڑا۔ گو اب حالات کے یکسر بدل جانے پر ہمارے نکتہ چین بھی اُنہیں باتوں کو اپنانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پس جنم اشٹمی کا یہ دن اگر ہندو جاتی کے لئے بڑا ہی قابل احترام دن ہے تو احمدیہ جماعت کے نزدیک بھی اس کے اسلامی اصول کی روشنی میں کچھ کم قابل احترام نہیں بلکہ ہر سال جب ہندو بھائیوں کی طرف سے ایسے مہاپرشوں کے نام سے دن منائے جاتے ہیں تو وہ بالواسطہ طور پر اسلام کی اُس تعلیم کا اقرار واظہار ہے کہ خدا تعالیٰ نہ صرف ایک ملک وقوم یا ایک خطہ یا براعظم کا خدا ہے بلکہ وہ رب العالمین ہے جس طرح اس کا سورج ساری دنیا کو یکساں روشنی دیتا اور دیگر فوائد سے مالامال کرتا ہے۔ اس کی ہوا سب جانداروں کے لئے زندگی کا سہارا ہے جس میں کسی کو کسی طرح کی ترجیح حاصل نہیں پھر روحانیت میں اس کی ربوبیت کا سلسلہ کیوں محدود رہے وہ لوگ بڑی غلطی اور بھول میں مبتلا ہیں جو خدا کو بھی تقسیم کر دینے کے خیالات کی دلدل میں پھنس رہے ہیں۔ بے شک گذشتہ زمانہ میں بسبب ذرائع آمد ورفت وسیع نہ تھے اور ہر ملک گویا ایک الگ دنیا کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایک کو دوسرے کا قطعاً علم نہ تھا اُس وقت بھی خدا تعالیٰ کی رحمانیت سب پر جلوہ فگن تھی اور اس کی مخلوق اس تک پہونچنے کے لئے اپنے ہی خطوں اور ملکوں میں خدا رسیدہ بزرگوں اور رہنماؤں سے ہدایت حاصل کرتی تھی۔ مگر جب خلائق حمل ونقل میں ترقی ہو گئی ایک حصہ کی دنیا دوسرے حصہ میں پہونچنے لگی تو اسلامی نقطۂ نظر سے خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے ایک ہی کتاب اور ایک ہی رسول مبعوث کیا جس نے سبھی لوگوں کے سامنے اپنے تئیں ان الفاظ میں پیش کیا۔

یا ایھا الناس انی رسول
اللہ الیکم جمیعا الذی لہ
ملک السمٰوٰت والارض

اے لوگو! میں تم سب کی
طرف اُس اللہ کا پیغام لیکر آیا
ہوں جس کی آسمانوں اور زمین
میں بادشاہی چل رہی ہے۔

حضرت کرشن جی مہاراج کا زمانہ ہندو تاریخ وروایات کے مطابق آج سے پانچ ہزار سال قبل کا ہے۔ اور یہ زمانہ کوئی تھوڑا نہیں یہی وجہ ہے کہ اس وقت آپ کی طرف باتیں منسوب

اُمِ مظفر احمد کی صحت کے متعلق اطلاع

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

ام مظفر احمد کو جو شدید خطرہ پتہ کی انفکشن کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا اور اس کے نتیجہ میں غنودگی اور ہذیان وغیرہ رہنے لگا تھا اس میں تو خدا کے فضل سے افاقہ ہے اور بخار بھی نارمل ہو چکا ہے۔ مگر بعض پرانے عوارض یعنی گھبراہٹ اور بلڈ پریشر پھر عود کر آئے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ تمام رات بے خوابی اور بے چینی میں گذری اور بلڈ پریشر پھر زیادہ ہو گیا ہے۔ مخلص بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس عاجزہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو مسلسل چھ سال سے کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو چکی ہیں۔ ان کی بیماری کا اس ناکسار کی صحت اور کام کی طاقت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء
خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۶۰-۷-۲۹

(الفضل)

خطبہ نکاح

ہماری تمام ترقیاں اور عزتیں خدمتِ دین کے ساتھ وابستہ ہیں

جماعت کا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کیلئے نیک نمونہ بنے

آج بیشک اسلام مغلوب ہے مگر وہ دن دور نہیں جبکہ اللہ تعالےٰ مغربی تہذیب و تمدن کو مٹا کر اسلامی تعلیم و تمدن کو غالب کرے گا

ہمارا فرض ہے کہ اپنی تمام استعدادوں کو اسلام کی ترقی کیلئے وقف کر دیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء۔ بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کو مسجد نور میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہ خطبہ قبل ازیں شائع نہیں ہوا بلکہ حال ہی میں اخبار الفضل مورخہ ۲ مئی میں شائع ہوا ہے جسے افادۂ احباب کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

۳۲ سال کا عرصہ ہوا جبکہ پہلے پہل میں نے چند ایک دوستوں کے ساتھ مل کر

رسالہ تشحیذ الاذہان

جاری کیا تھا۔ اس رسالہ کو روشناس کرانے کے لئے جو مضمون میں نے لکھا۔ جس میں اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے تھے۔ وہ جب شائع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اس کی خاص طور پر تعریف کی۔ اور عرض کیا کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ حضور اسے ضرور پڑھیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک میں وہ رسالہ منگوایا اور غالباً مولوی محمد علی صاحب سے مضمون پڑھوا کر سنا۔ اور تعریف فرمائی۔ لیکن اس کے بعد جب میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے ملا۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ میاں تمہارا

مضمون بہت اچھا تھا

مگر میرا دل خوش نہیں ہوا۔ اور فرمایا کہ ہمارے وطن میں ایک مثل مشہور ہے کہ "اونٹ چالی اور ٹوڈا بتالی" اور تم نے یہ مثل پوری نہیں کی۔ میں تو اتنی پنجابی نہ جانتا تھا کہ اس کا مطلب سمجھ سکتا اسلئے میرے چہرہ پر حیرت کے آثار دیکھ کر آپ نے فرمایا شاید تم نے اس کا مطلب نہیں سمجھا یہ ہمارے علاقہ کی ایک مثال ہے۔ کوئی شخص اونٹ بیچ رہا تھا۔ اور ساتھ اونٹ کا بچہ بھی تھا جسے اس علاقہ میں ٹوڈا کہتے ہیں۔ کسی نے اس سے قیمت پوچھی۔ تو اس نے کہا کہ اونٹ کی قیمت تو چالیس روپیہ ہے مگر ٹوڈے کی بیالیس روپیہ۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے۔ تو اس نے کہا کہ ٹوڈا اونٹ بھی ہے اونٹ کا بچہ بھی ہے اسی طرح ہمارے سامنے حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تصنیف براہین احمدیہ موجود تھی۔ آپ نے جب یہ تصنیف کی۔ تو اس وقت آپ کے سامنے کوئی ایسا اسلامی لٹریچر موجود نہ تھا۔ مگر تمہارے سامنے یہ موجود اور امید تھی۔ کہ تم اس سے بڑھ کر کوئی چیز لاؤ گے مامورین سے بڑھ کر علم تو کوئی کیا لا سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ان کے پوشیدہ خزانوں کو نکال نکال کر پیش کرتے رہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ بعد میں آنے والی نسلوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ گذشتہ بنیاد کو اونچا کرتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے آئندہ نسلیں اگر ذہنوں میں رکھیں تو خود بھی برکات اور فضل حاصل کر سکتی ہیں۔ اور قوم کے لئے بھی برکات اور فضلوں کا موجب ہو سکتی ہیں۔ مگر اپنے آباء سے

آگے بڑھنے کی کوشش

نیک باتوں میں ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ چور کا بچہ یہ کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر چور ہو۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نمازی آدمی کی اولاد کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر نمازی ہو۔ مبلغ کی اولاد باپ سے زیادہ تبلیغ کرنے والی ہو۔ واعظ کا لڑکا باپ سے اچھا واعظ بننے کی کوشش کرے۔ اور یہ طریق قوم کی ترقی کا ذریعہ ہوگا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے خاندان کے نوجوانوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ

ان پر دوہری ذمہ داریاں ہیں

ایک احمدی ہونے کے لحاظ سے اور ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا فرد ہونے کے لحاظ سے۔ اور ان دوہری ذمہ داریوں کی وجہ سے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ خطا کریں گی تو ان کو دوہرا عذاب ہوگا اور اگر وہ نیکی کریں گی تو ان کو ثواب بھی دوہرا ہوگا اور یہ دوہرا عذاب رکھنا کوئی ظلم نہیں۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کے لئے نیک نمونہ بنتا ہے۔ اس کی نیکی میں سے اسے بھی حصہ ملتا ہے۔ اور جو کسی کے لئے

برا نمونہ بنتا ہے

اور اسے دیکھ کر وہ بدی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ تو اس کی بدی میں سے اسے بھی حصہ ملتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

مَن يَشفَع شَفاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَهُ نَصيبٌ مِنها وَمَن يَشفَع شَفاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَهُ كِفلٌ مِنها

(سورۂ نساء آیت ۸۶)

یعنی جو کوئی شفاعت حسنہ کرتا ہے یعنی اپنے

نیک نمونہ سے

دوسرے کو نیکی کی ترغیب دلاتا ہے۔ تو اس کی نیکی سے اسے بھی حصہ ملتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جو شخص نیکی کی ترغیب دیتا ہے اور اس کی وجہ سے دوسرا شخص کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ نیکی اس کے نام بھی لکھی جاتی ہے جس نے اس کی ترغیب دی تھی۔ اور نیکی کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ تو جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے تو اس کے خاندان کے افراد پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لوگ ان کو دیکھتے اور اندازہ کرتے ہیں کہ انہوں نے اس مامور سے کیا اخذ کیا ہے۔ اگر ان کا نمونہ نیک ہو تو لوگ سمجھتے ہیں کہ جس چشمہ سے یہ نکلے ہیں وہ بھی ضرور نیک ہوگا اور اگر وہ بد ہوں تو گو یہ ضروری نہیں کہ یہ چشمہ کے گندہ ہونے کا ثبوت ہو۔ کیونکہ آخر نسلیں خراب ہو ہی جایا کرتی ہیں مگر اس کا عام نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ سمجھیں گے ضرور اس چشمہ میں کوئی خرابی ہوگی۔ اور اس طرح ایسا انسان لوگوں کی گمراہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ پھر

یہ بھی سمجھنا چاہیئے

کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ ایمان ہو۔ کیونکہ وہ ان گھروں میں رہتے ہیں۔ وہ جگہیں جہاں وہ الہام نازل ہوئے۔ ان کو آنکھوں کے سامنے نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آثار ہمیشہ ان کے اردگرد رہتے ہیں اور اس وجہ سے ان کے لئے ہر وقت ایمان کو تازہ کرنے کے مواقع بہم پہنچتے رہتے ہیں۔ اور اس لئے ان کو اس بات پر سب سے زیادہ یقین ہونا چاہیئے کہ دنیا کی ساری برکتیں انہی پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں ہے۔

دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی عزت

کوئی بڑے سے بڑا عہدہ کوئی بڑی سے بڑی زمینداری اور کوئی بڑی سے بڑی تجارت ایسی نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے سے چھوٹے الہام کی برابری کر سکے۔ جو وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔ ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا بھی اتنا قیمتی ہے کہ دنیا بھر کی بادشاہت بھی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ اور اگر ان کے ہوتے ہوئے آپ کے خاندان کا کوئی فرد دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے۔

اس کے یہ معنے ہیں

کہ اس کے دل میں ایمان نہیں۔ اگر آپ کے الہام سچے ہیں۔ اور وہ وعدے پورے ہونے والے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں خود پورا کرکے عزت حاصل نہ کریں۔ اگر ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ انہیں دوسرے پورا کریں۔ اور عزت حاصل کریں۔ اور خود دنیا کی عزتوں کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہی ہیں کہ ہمیں ان پر ایمان نہیں۔ اور ہم یہ یقین نہیں رکھتے۔ کہ وہ وعدے پورے ہونے والے ہیں۔ وہ وعدے یقیناً پورے ہونے والے ہیں۔ اور

حقیقی عزت وہی پائیگا

جو ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے میرا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے لوگوں کو دنیا کا کوئی کام کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ اور یہ ان کے لئے جائز نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے دنیوی کاموں میں بھی دینی رنگ غالب نظر آنا چاہیئے۔ وہ اگر زمیندارہ کام کرتے ہیں یا ملازمت کرتے ہیں، تو یہ پانچ چھ گھنٹے جو انہیں اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے صرف کرنے پڑتے ہیں۔ نکال کر باقی وقت ان الہامات کو پورا کرنے میں صرف کرنا چاہیئے۔ بے شک وہ دنیوی کام کریں۔ مگر ان کے ساتھ اسی حد تک وابستگی رہنی چاہیئے۔ جتنی کہ ضرورت طبعی ہے۔ اس سے زیادہ لگاؤ یا شغف نہ رہے۔ ہر شخص کو

طبعی تقاضا کے ماتحت

پاخانہ میں جانا پڑتا ہے۔ مگر وہ کوشش کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو اس سے واپس آجائے۔ جو شخص اس سے زیادہ وقت پاخانہ میں بیٹھتا ہے وہ پاگل ہے۔ پس انہیں دنیوی کاموں کے ساتھ اتنا ہی واسطہ ہونا چاہیئے جتنا انسان کو پاخانہ سے رکھنا پڑتا ہے۔ اور اگر ان کے دل میں ایمان ہو تو انہیں دنیا کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اور ایک ایسے مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی ان پر حجت نہ ہو اور وہ یہ نہ کہے کہ تم نے اسی جگہ رہتے ہوئے جہاں میرا فلاں الہام نازل ہوا اس کو بھلا دیا اور دنیا کو مقدم کر لیا۔ اسے دوسروں نے قبول کیا۔ مگر تم نے بھلا دیا۔ ذرا غور کرو۔ یہ کتنا خطرناک وقت"

ہوگا۔ اگر اب معاملہ کیا جائے۔ ہزاروں میلوں پر رہنے والے ان الہامات کو سنیں اور تسلیم کریں۔ سالہا سال بعد پیدا ہونے والے سلسلہ کے ساتھ محبت و اخلاص میں دیوانے ہو رہے ہوں۔ اور یوں معلوم ہو رہا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر ان پر رقت کی وجہ سے موت طاری ہو جائے گی۔ اور جب ان بے دیکھے اور دور دراز فاصلہ پر رہنے والے عاشقوں کی یہ حالت ہو تو دیکھنے والوں اور گھر میں رہنے والوں کی ذمہ داری کس قدر ہونی چاہیئے۔

پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے چند افراد کی شادی کا ہے۔ میں انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہوں

انہیں یاد رکھنا چاہیئے

کہ بے شک نکاح اچھی چیز ہے۔ بے شک ملاقات کو اللہ تعالیٰ نے اچھی چیز بنایا ہے مگر اصل وقت خوشی کا وہی ہے جب ہم خدا سے ملتے ہیں اور اس کے محبوب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں ملتے ہیں کہ وہ ہم سے خوش ہوں۔ ہماری شادیاں ہمارا اکٹھا ہونا سب بے حقیقت ہیں۔ اگر ہمیں وہ رفعت نصیب نہ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے مقدر فرمائی ہے جنہیں خدا اور رسول کا وصال حاصل ہوتا ہے دنیا اسلام اور اس کی تعلیم سے بہت دور چلی گئی ہے۔ آج نادان لوگ اسلام اور اس کی تعلیم پر ہنستے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ آواز بلند کی ہے۔ کہ اس تعلیم کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ اور

ہمارا فرض ہے

کہ آپ کے ارشاد کے مطابق اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ تمام رسوم و رواج اور تمدنی پابندیوں کو ترک کریں۔ تا وہ اسلامی فضا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ قائم ہو جائے۔ یاد رکھو کہ مغربی تہذیب و تمدن اور فیشن ہرگز باقی نہیں رہیں گے بلکہ مٹا دیئے جائیں گے اور ان کی جگہ دنیا میں اسلامی تمدن قائم ہوگا۔ وہ آگ جو اس بارہ میں میرے دل میں ہے۔ وہ جس دن بھڑکے گی خواہ وہ میری زندگی میں بھڑکے۔ یا

میرے بعد۔ بہر حال جب بھی بھڑکے گی دنیا کو بھسم کر دے گی۔ اس کا اندازہ یا میں ہی کر سکتا ہوں یا میرا خدا۔ اور بلا وجہ نہیں۔ اگر میرے دل میں وہ اتنی شدید ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کتنی ہوگی۔ خدا تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اپنی محبت کی آگ دیتا ہے۔ وہ بھی ایک دوزخ میں جل رہے ہوتے ہیں۔ مگر دراصل حقیقی جنت ہوتی ہے۔

خوب یاد رکھو

کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اسلام کے رستہ میں کھڑی ہونیوالی چیزیں قائم رہ سکیں۔ وہ یقیناً تباہ و برباد ہوں گی۔ اور ان کو اختیار کرنے والے بھی تباہ و برباد ہوں گے۔ اور ان لوگوں کی خاطر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اور بظاہر بالکل سادہ ہیں۔ زمیندار لوگ ہیں جو تہ بند باندھتے ہیں اچھی طرح بات بھی کرنا نہیں جانتے انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی تباہی کا کام لے گا۔ اور موجودہ تہذیب مٹ کر ان کے ہاتھوں میں دنیا کی رہنمائی آ جائے گی آج کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ دنیا کا انتظام کیسے کر سکیں گے۔ لیکن کیا انہوں نے پنجابی کی یہ ضرب المثل نہیں سنی کہ "جس دی کوٹھی دانے اس دے کملے وی سیانے" خدا تعالیٰ جب یہ تقاضا چاہتا ہے تو عقل خود بخود آ جاتی ہے۔

نادر شاہ ایرانی

ایک گڈریا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے حکومت دی۔ وہ دہلی پر حملہ کرنے آیا اور اسے فتح کر لیا۔ دہلی کے بادشاہ نے اس سے مذاق کرنا چاہا۔ جس کا مقصد اس کی ہتک تھا۔ [illegible] کہ آپ کے باپ کون تھے اور وہ کیا کام کرتے تھے۔ مجلس لگی ہوئی تھی۔ باتیں ہو رہی تھیں۔ ہر شخص اپنے باپ کا نام اور اس کی تعریف بیان کرتا تھا۔ اور اس طرح سب اپنے

باپوں کا تذکرہ

کر رہے تھے اور آخر نادر شاہ کی باری آئی کہ آپ اپنے باپ کا نام اور اس کی تعریف بیان کریں۔ اس نے اپنی تلوار کے دستہ پر ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ باپ کا نام یہ ہے۔ تم میرے باپ کا نام اس لئے پوچھتے ہو۔ کہ میری تذلیل کرو۔ اور اپنے باپوں کی تعریف بیان کرتے ہو۔ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ تم اس وقت میرے غلام ہو۔ اور اگر میں چاہوں تو فوراً تمہاری گردن اڑا دوں۔ اسی طرح

صحابہ کرامؓ کا ایک وفد

ایک دفعہ ایران کے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے ان سے کہا۔ کہ تم روپیہ لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ تم میں سے ہر ایک سپاہی کو ایک پونڈ اور ہر افسر کو دو پونڈیں دے دوں گا۔ تم یہ رقم لے لو۔ اور چلے جاؤ۔ اس نے ان کی قیمت بھی کیا لگائی۔ اس نے ان سے کہا کہ تم گوہیں کھانے والے اونٹ کا دودھ پینے والے اور ہر وقت آپس میں لڑنے والے لوگ ہو۔ تم کو حکومت سے کیا واسطہ۔ یہ پیسے لے لو۔ اور واپس چلے جاؤ۔ رئیس وفد نے جواب دیا کہ بے شک یہ بات صحیح ہے۔ کہ ہماری حالت واقعی یہی تھی۔ مگر وہ باتیں اس وقت کی ہیں۔ جب ہم میں اسلام نہیں آیا تھا۔ اب ہم نے اسلام کو قبول کر لیا اور اب ساری دنیا پر ہم نے حکومت کرنی ہے۔ یہ بات سنکر بادشاہ کو غصہ آیا اور اس نے اپنے خادموں کو اشارہ کیا کہ

مٹی کا بورا لے آؤ

اور تذلیل کے لئے مٹی کا بورا رئیس وفد کے سر پر رکھوا دیا۔ اور کہا کہ جاؤ اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں جاہل اور اونٹ کا دودھ پینے والے سمجھا جاتا تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے طفیل بے انتہا عقل دے دی تھی۔ وہ جانتے تھے۔ مشرک وہمی ہوتا ہے۔ اس لئے جب مٹی کا بورا ان کے سر پر رکھا گیا۔ تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ چلے آؤ۔ چنانچہ وہ سب دوڑے اور کہا کہ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایران کی زمین ہمارے حوالے کر دی۔ اس پر بادشاہ نے سواروں کو حکم دیا۔ کہ دوڑو پکڑو اور کسی نہ کسی طرح مٹی واپس لے آؤ۔ مگر وہ اس وقت تک دور نکل چکے تھے۔ اسی طرح

دنیا آج سمجھتی ہے

کہ یہ جماعت غریبوں اور جاہلوں کی جماعت ہے۔ دوسری سوسائیٹیوں میں ملنا جلنا

ہی بہتر ہے۔ اور انہی میں شامل ہو کر عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رکھو ان سب کے نام ونشان مٹنے والے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے کھنڈروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔

آج بے شک ہم کمزور نظر آتے ہیں۔ اور اسلام مغلوب دکھائی دیتا ہے مگر

وہ دن دُور نہیں

جب بڑے بڑے پادری چھوٹے سے چھوٹے مسلمان مبلغ کے دروازہ پر جا کر سوال کریں گے۔ ان کو خدا تعالیٰ نے ہمارا شکار بنایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ع

میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

جالوت بادشاہ اور حضرت داؤد گڈریا تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ لوگ مجھے حقیر سمجھتے ہیں۔ اور بے شک میں ایسا ہوں مگر داؤد کو بھی حقیر ہی سمجھا جاتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے جالوت کو اس کا شکار بنا دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں بھی شیطان کی طاقت کو میرے ذریعہ پاش پاش کر دے گا۔ پس یاد رکھو کہ

ہماری تمام ترقیاں اور راحتیں

اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا وہ خدا تعالیٰ سے ہرگز برکت حاصل نہیں کر سکتا۔

بے شک دنیا کی مجلسیں زیادہ پُر رونق نظر آتی ہیں اور ان کی روشنیاں زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ روشنی ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی روشنی ہے جو گل ہونے کے قریب تیز ہوتی ہے۔ بے شک اسی بیس کا بڈھا خواہ مرہی کیوں نہ رہا ہو ایک پیدا ہونے والے بچے سے طاقت میں زیادہ ہوتا ہے۔ مگر کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ وہ بچہ کمزور اور بڈھا طاقتور ہے۔ یقیناً وہ بچہ طاقتور اور بڈھا کمزور ہے۔ کیونکہ اس بچہ کی طاقت بڑھے گی اور بڈھے کی روز بروز گھٹے گی

ایک عزیز کے دو سوالوں کا جواب

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی بیماری میں کیا حکمت ہے؟
(۲) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے بعض بچوں نے کیوں ٹھوکر کھائی ہے؟

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں قادیان سے دو سوال لکھے اور بذریعہ اخباران کے جواب کی درخواست کی چنانچہ باوجود علالت طبع کے حضرت ممدوح نے ہر دو سوالوں کے مختصر مگر جامع جواب مرحمت فرمائے جو اخبار الفضل مورخہ ۲۴ رجولائی ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے جنہیں افادہ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

—(ادارہ بدر)—

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

عزیزم مکرم مولوی برکات احمد صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط نمبری $\frac{266}{9/7/60}$ موصول ہوا آپ نے جو دو سوالات اپنے خط میں لکھے ہیں وہ دراصل آپ کے جذبۂ محبت کی وجہ سے آپ کے دل میں طبعاً پیدا ہوئے ہیں۔ ورنہ اگر آپ سوچتے تو عقلاً ان کا جواب آسانی سے سمجھ آ سکتا تھا۔ بہر حال آپ کی خواہش کے احترام میں مختصر طور پر لکھتا ہوں:-

(۱) آپ کا پہلا سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لمبی بیماری سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے حضور فی الحال اُس رنگ میں جماعت کی

نگرانی اور ہدایت نہیں فرما سکتے جیسے کہ صحت کی حالت میں فرماتے تھے اور آپ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تو خدا کی فلاں فلاں بشارات تھیں وغیرہ وغیرہ۔

سوال کے متعلق اول تو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ جسمانی نظام کے ماتحت بیماری ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور کوئی شخص بھی اس سے مستثنیٰ نہیں حتیٰ کہ قرآن مجید نے بعض نبیوں کی بیماریوں اور جسمانی کمزوریوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ باقی رہا بشارات کا تعلق سو وہ خدا کے فضل سے پوری ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں اور جس غیر معمولی رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جماعت نے ترقی کی ہے اور دنیا کے چاروں اکناف میں اسلام پھیل رہا اور ترقی کر رہا ہے وہ ظاہر وعیاں ہے مگر اصولی طور پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام کامل توحید کا مذہب ہے، اور اسلام کا خدا مختلف صورتوں میں مومنوں کو توحید کا سبق دیتا رہتا ہے چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کائنات عالم کا مرکزی نقطہ تھے فوت ہوئے اور آپ کا وہ مقام تھا کہ آپ کو خدائے عرش نے مخاطب کر کے فرمایا کہ لولاك لما خلقت الافلاك اور آپ کی وفات بھی بظاہر بے وقت سمجھی گئی حتیٰ کہ حضرت عمرؓ جیسے عظیم الشان انسان کو بھی عارضی طور پر لغزش آ گئی۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے جو [illegible] افضل الصحابہ تھے یہ فولادی نوعیت کے الفاظ فرمائے کہ الا من کان یعبد محمدا فان محمدا قد مات، ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیّ لا یموت۔ یعنی جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا وہ [illegible] کہ محمد صلعم تو فوت ہو گئے ہیں مگر جو شخص خدا کا پرستار ہے وہ تسلی رکھے کہ خدا زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

اسی طرح جب حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ لوگوں میں حضرت خالد کی غیر معمولی فتوحات کی وجہ سے ایک گونہ مخفی شرک کے خیالات پیدا ہو رہے ہیں تو آپ نے حضرت خالد کو فوج سے معزول کر کے مسلمانوں کو بھی توحید کا سبق دیا۔ پس مکرم مولوی صاحب آپ کے لئے بھی ان واقعات میں ایک عبرت ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ آپ کامل توحید کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں۔ یہ بات میں نے صرف اصولی رنگ میں لکھی ہے۔ ورنہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بلند مقام کو خوب پہچانتا ہوں اور یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ حضور خدا کے فضل سے زندہ سلامت ہیں اور جماعت کے لئے دعائیں فرماتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اپنی ہدایات سے بھی نوازتے ہیں۔ اور جماعت بھی حسب توفیق حضور کے لئے دعائیں کر رہی ہے۔ اور ہم سب امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت دے کر پہلے کی طرح فعال زندگی عطا کرے گا۔ اور حضور کے متعلق کوئی وعدہ ابھی پورا ہونے والا باقی ہے۔ تو وہ بھی انشاء اللہ ضرور پورا ہو گا۔ اور بہر حال اسلام اور احمدیت کا قدم درجہ بدرجہ ترقی اور بلندی کی طرف اٹھتا چلا جائے گا تاوقتیکہ دائمی اور عالمگیر غلبہ کا دن آ جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اپنی کامل شان میں پورا ہو کہ:-

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنار بلند تر
محکم افتاد

(۲) آپ کا دوسرا سوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کے متعلق ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ سنتے آئے ہیں کہ کسی متقی اور صالح انسان کی اولاد کو خدا [illegible] پشت تک ضائع نہیں ہونے دیتا سو بے شک یہ بات عام حالات میں درست ہے۔ مگر آپ کو یہ کس نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد ضائع ہو رہی ہے۔ [illegible] اس کے فضل سے کافی ترقی مل رہی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ [illegible] سے محروم نہیں ہوں گے۔ باقی رہا ہدایت اور گمراہی کا معاملہ سو اس کو آپ کے سرِ [illegible]

سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا حضرت نوحؑ کا بیٹا جو ہدایت سے محروم رہا ایک نبی کی اولاد نہیں تھا؟ اور کیا حضرت سلیمان کا بیٹا جسے خدا نے قرآن میں گوشت کے ایک لوتھڑے سے تشبیہ دی ہے نبی کی اولاد نہیں تھا؟ اور کیا ہمارا بھائی مرزا افضل احمد جو احمدیت سے محرومی کی حالت میں ہی فوت ہو گیا ایک مرسل من اللہ کی اولاد نہیں تھا؟ پس آپ ان دو مختلف باتوں کو خلط ملط کر کے پریشان نہ ہوں کیونکہ رزق کا معاملہ جداگانہ ہے ہدایت اور گمراہی کا معاملہ بالکل جداگانہ ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ جب خدا تعالیٰ ملحد لوگوں کی اولاد کے لئے **مادی رزق** کا سامان مہیا کرتا ہے تو **روحانی رزق** کا سامان کیوں مہیا نہیں کرتا۔ حالانکہ روحانی رزق زیادہ ضروری اور زیادہ افضل ہے؟ سو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خدا کے **مادی نظام اور روحانی نظام** کے باریک فرق کو گہری نظر سے مطالعہ نہیں کیا۔ مادی رزق تو خدا کے خالق ہونے کی صفت سے تعلق رکھتا ہے جو سب مخلوق کے لئے عام ہے اور نیک و بد سب اس میں حصہ دار ہیں۔ مگر روحانی رزق کے لئے **خدا کی یہ سنت** ہے کہ بندوں کی ہدایت کا سامان تو وہ ضرور سب کے لئے یکساں مہیا کرتا ہے۔ مگر جبر سے کام لے کر انہیں زبردستی ہدایت کی طرف کھینچ کر نہیں لاتا تاکہ **نیک و بد** میں تمیز قائم رہے اور **جزا سزا** کا استحقاق واضح ہو جائے۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے ذکر میں خدا تعالیٰ نے صراحت فرمائی ہے کہ **دنیا کا رزق** تو ہم سب کو دیں گے۔ مگر دین کے رستہ میں **مجرموں کو سزا** کے بغیر بھی نہیں چھوڑیں گے (سورہ بقرہ ۱۲۷)

پھر معلوم ہونا چاہیئے کہ ابھی تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد زندہ ہے اور بعید نہیں کہ آگے چل کر خدا ان کو ہدایت دے دے اور یہی ہماری دعا ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوی ہدایت کی حالت میں ہی فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو چکے ہیں۔ پس فرق ظاہر ہے۔ اور آپ آسانی کے ساتھ اس معاملہ میں سوچ سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔ اگر آپ چاہیں تو میرا یہ خط شائع کر سکتے ہیں۔ فقط

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد
۱۴؍جولائی ۱۹۶۰ء

جرمن احمدی مسٹر ولیم ناصر کشمیر میں!

مورخہ ۱۴؍جولائی کو ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی تار آئی کہ ولیم ناصر قادیان سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور مورخہ ۱۵؍جولائی ۱۹۶۰ء کی شام کے چھ بجے ہم ان کے استقبال کے لئے گورنمنٹ ریسپشن سنٹر پر چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہی ولیم ناصر صاحب آگئے اور جماعت احمدیہ سرینگر نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ معزز مہمان کو ٹیکسی میں سوار کر کے مسجد احمدیہ کے احاطہ میں لے گئے۔ وہاں پر چند دوست انتظار کر رہے تھے۔ جنہوں نے معزز مہمان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ احاطہ مسجد میں کوئی دو گھنٹے ٹھہرے اور دوستوں سے ملے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر نے معزز دوست اور احباب کے لئے چائے کا بندوبست کر دیا تھا۔ احباب مغرب کے سفید پرندے کو بچشم خود دیکھ کر باغ باغ ہو گئے۔ اور مسیح موعودؑ پر درود اور سلام بھیجا۔ شام کی نماز ادا کرنے کے بعد جناب بخشی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر معزز مہمان کو اپنے گھر لے گئے جہاں پر معزز مہمان کے لئے خورد و نوش اور قیام کا انتظام کر رکھا تھا۔ معزز مہمان چونکہ بہت تھک گئے تھے۔ اس لئے جلدی کھانا کھا کر اور چند دوستوں کی معیت میں نماز عشاء پڑھ کر آرام کیا

صبح کو یعنی ۱۶؍جولائی کے دس بجے ہند کشمیر کے اخبارات نمائندے ہمارے دوست مسٹر شمیم احمد شمیم کی رہائش گاہ پر جمع ہو گئے تھے۔ اور مسٹر شمیم صاحب نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مسٹر ولیم ناصر صاحب کا ان اخباری نمائندوں سے تعارف کرا دیا۔ حاضرین مجلس تقریباً پچیس کے قریب تھے۔ معزز مہمان [illegible] بہت خوش ہوئے۔ آپس میں دوستانہ بات چیت ہوتی۔ غیر ممالک میں احمدیہ تبلیغ کا چرچا رہا اور تعریف ہوتی رہی۔ ایک اخبار کے نمائندے نے جناب ناصر صاحب سے سوال کیا کہ آپ جو تبلیغ کر رہے ہیں اس میں احمدیت پیش کرتے ہیں یا کہ اسلام؟ اگر اسلام پیش کرتے ہیں تو احمدی کا نام سے اپنے آپ کو کیوں موسوم کرتے ہیں۔ یہ سوال سن کر معزز مہمان کھڑے ہو گئے اور بڑے تحمل سے جواب دیا۔ جس سے حاضرین بڑے ہی مطمئن ہو گئے۔

معزز مہمان نے فرمایا۔ کہ ہیمبرگ میں جہاں کہ میں بالعموم ہوں چار ہزار کے قریب مختلف ممالک کے مسلمان موجود ہیں۔ اگر وہاں کسی جرمنی کو اسلام پیش کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ کیا آپ مجھے یہی اسلام پیش کرتے ہیں جو یہ چار ہزار مسلمان مذہب رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ شراب پیتے ہیں سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ ناچ گھروں میں جاتے ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ کیا ان سے ہم بہتر نہیں ہیں؟ اس کے برعکس جماعت احمدیہ ہیمبرگ میں جو تین سو کے درمیان ہے۔ جو اسلامی اصولوں پر چلتی ہے۔ اور جو تعلیم وہ کسی جرمنی کو پیش کرتے ہیں پہلے اس کے عامل خود ہوتے ہیں۔ پھر کسی کو اس پر عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ دوم ایک جرمن کے لئے عربی سمجھنا بہت مشکل ہے۔ کسی نے آج تک جرمنی میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش نہیں کیا ہے۔ اگر کوئی سابقہ ترجمہ موجود ہے تو وہ ان پادریوں اور ان شخصوں کا ہے جو مسلمانوں کو ایک وحشی اور ظالم پیش کرنے کی کوشش میں تھے۔ مگر احمدیوں نے جرمن میں ہمیں قرآن مجید پیش کیا۔ بلکہ درجنوں اور زبانوں میں اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اور اس وقت ایک عرب کو جس طرح سے قرآن مجید آسان ہے۔ اسی طرح سے ایک جرمن۔ ایک ڈچ وغیرہ کو اپنی اپنی زبان میں قرآن مجید پڑھنا آسان ہے۔ اور یہ عظیم الشان کام سوائے جماعت احمدیہ کے کسی نے انجام نہ دیا۔ بلکہ قرآن مجید کے علاوہ ہمیں حدیث وغیرہ اپنی اپنی زبان میں چھپا کیا جاتا ہے۔ اور یہی خصوصیت دوسرے مسلمانوں سے اس مقدس جماعت کو الگ کرتی ہے۔ یہ جماعت خود عامل ہے اور پھر وہ کسی کے سامنے احمدیت پیش کرتے ہیں۔ باقی جو خود کچھ نہ کرتے ہوں وہ دوسرے کو کیا پیش کر سکتے ہیں۔ یہ سن کر اخباری نمائندے بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اور جماعت احمدیہ کے کام کی تعریف کرنے لگے۔ دوسرے دن یعنی ۱۷؍جولائی ۶۰ء کی شام کو ایک جلسہ بخشی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر کے مکان میں منعقد کیا گیا۔ وہاں ایک بڑے ہال میں غیر احمدی دوست بھی آگئے۔ مغرب کی نماز کے بعد تک تقریباً دو تین سو دوست جمع ہو گئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد معزز مہمان نے تقریر کی۔ دوران تقریر میں معزز دوست نے اپنی سرگزشت بتائی کہ کس طرح سے وہ کریٹ میں گرفتار ہوئے اور ڈھائی سال کی قید و بند برداشت کی۔

اور کس طرح وہ عیسائیت سے متنفر ہو گئے۔ اور احمدیت کے ذریعے حقیقی اسلام پا کر اطمینان قلب حاصل کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ کس طرح سے موجودہ عیسائی سلطنتوں نے عیسائی اصول کی بے حرمتی کی۔ سلائیڈز بھی جرمنی میں جنگ کی تباہ کاریاں دکھائیں۔ اسی طرح سے فرانس، بلجیم، انگلینڈ وغیرہ ممالک جو عیسائی حکومتیں ہیں ایک دوسرے عیسائی حکومتوں کی تباہ کاریوں اور ویرانیوں میں تبدیل ہو گئے۔ اس کے برعکس احمدی جماعت جو تقسیم کے بعد بے گھر ہو گئے تھے۔ ربوہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ اور سلائیڈوں سے دکھایا کہ ربوہ جو ایک پہاڑی علاقہ ہے پانی نابود ہونے کی وجہ سے ریتلا اور پتھریلا تھا۔ کہیں درخت یا سبزی کا نام و نشان نہ تھا۔ اسی جگہ پر ایک غیر مسلم نے ہزار ہا روپے خرچ کر کے پانی کی تلاش شروع کی تھی۔ مگر سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ مگر ہمارے امیر المومنین کے ذریعہ اسی ریگستانی اور غیر آباد علاقہ کو سرسبز اور شاداب بنانا مقصود تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ حضرت امیر المومنین کو اس ویران جگہ کو آباد کرنے کا حکم دیا۔ اور الہام میں ہی پانی کی جگہ دکھا دیا۔ جس کو بعمل لانے سے آجکل یہی غیر آباد علاقہ آباد اور ترقی یافتہ قصبہ بن گیا ہے۔ یہاں اس وقت دو کالج کئی سکول اور ایک بہت بڑا ہسپتال موجود ہیں۔ اس کی آبادی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں کے کالجوں میں صرف پاکستان کے ہی نہیں بلکہ غیر ممالک سے طلباء علم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تقریر اور سلائیڈوں کا شو ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ معزز مہمان نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ اور اس کا ترجمہ بخشی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر اور محمد امین صاحب قریشی کرتے رہے۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اور چونکہ مسٹر ولیم ناصر صاحب نے دوران تقریر میں جب یہ کہا کہ قرآن کریم اس وقت دنیا میں موجود ہے۔ حکومت کرنے کے اصول موجود ہیں۔ سیاست کے متعلق قوانین موجود ہیں اور ہر پہلو بڑی خوبی سے سلامتی کی طرف گیا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرے۔ یہ احکامات اس وقت بھی ویسے ہی نافذ العمل ہیں جیسے کہ وہ چودہ سو سال قبل تھے۔ اور اس وقت تک قابل عمل رہیں گے رہا۔

صوبہ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ ۲)

جس کی صدارت کے فرائض مکرم میر غلام محمد صاحب، پاد لشل امیر صوبہ کشمیر نے انجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب بی۔اے نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کشمیری زبان میں آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اس سے قبل صدر محترم نے بھی کشمیری زبان میں ایک صدارتی تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو پیش فرماتے ہوئے غیر احمدی بھائیوں کو تحریک کی کہ وہ حق و صداقت کو معلوم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں احباب کی شدید خواہش پر مکرم مولانا امینی صاحب کی تقریر "صداقت احمدیت" پر شروع ہوئی۔ آپ نے عقلی اور قرآنی دلائل سے اس بات کو واضح کیا۔ کہ کسی مامور ربانی کی صداقت کو معلوم کرنے کے لئے تین معیار ہیں۔ اوّل یہ کہ کیا زمانے کو اس کی ضرورت ہے کہ کوئی مصلح آئے۔ دوم جو مامور ربانی ہونے کا دعوے کرتا ہے کیا اس میں وہ روحانی علامتیں اور کمالات موجود ہیں جو اس روحانی منصب کے لئے ضروری ہیں۔ سوم۔ مدعی ماموریت کے ساتھ خدا تعالےٰ کا کیا سلوک ہے۔ یعنی کیا اُسے خدائی تائید و نصرت حاصل ہے۔ محترم مولانا امینی صاحب نے ان تین معیاروں کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروز اور غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دلائل و براہین سے ثابت کیا۔ مولانا موصوف کی یہ برجستہ تقریر قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہی جس کو جملہ حاضرین نے خاموشی اور شوق سے سُنا۔ اس تقریر کے نتیجہ میں غیر احمدی بھائیوں کے شکوک کا بھی ازالہ ہوا۔ اور بفضلہ تعالےٰ ایسی خوشگوار فضاء پیدا ہو رہی ہے کہ امید ہے تھوڑے ہی عرصہ میں کچھ سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ مولانا موصوف کی تقریر کے بعد کچھ مزید غیر احمدیوں کے آنے کی وجہ سے صدر محترم نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ میں چند منٹ کشمیری زبان میں صداقت احمدیت بیان کروں چنانچہ ۱۵ منٹ میں نے تقریر کی۔ اس کے بعد صدر محترم نے صدارتی تقریر کی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

مسجد احمدیہ شورت کا سنگِ بنیاد

شورت میں جماعت احمدیہ کی ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ مقامی احباب کو اللہ تعالےٰ نے اب یہ توفیق دی کہ وہ اس مسجد کو وسیع کریں۔ نیز پختہ اینٹوں سے بنوائیں۔ چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ ۷ر جولائی کو تبلیغی جلسے کے دن ہی جبکہ اردگرد کی احمدیہ جماعتوں کے دوست بھی حاضر ہوں گے اجتماعی دعا کے ساتھ نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جائے۔ احباب نے مکرم مولانا امینی سے خواہش کی کہ وہ اس کا سنگِ بنیاد رکھیں۔ چنانچہ جلسہ اور نمازوں سے فارغ ہو کر سب دوست اس مقام پر پہنچ گئے جہاں مسجد تعمیر ہونے والی تھی۔ مولانا موصوف نے پانچ اینٹیں منگوائیں۔ اور فرمایا ایک اینٹ پر میں دعا کرتا ہوں اور ایک اینٹ پر مکرم میر غلام محمد صاحب پادلشل امیر اور ایک اینٹ پر خاکسار یعنی شیخ حمید اللہ اور ایک ایک اینٹ پر کنی پورہ اور شورت کے سب سے پرانے احمدی جناب ولی محمد صاحب ڈار اور مکرم عبد الغفار صاحب آہنگر دعا کریں چنانچہ ان پانچ اینٹوں پر دعائیں کی گئیں اور احباب جماعت کی اجتماعی دعا کے ساتھ ساتھ ان کو بنیاد میں نصب کر دیا گیا۔ اس تقریب پر جماعت احمدیہ کنی پورہ کی طرف سے علاوہ سابقہ امداد کے مزید ۷۷/- روپیہ تعمیر مسجد کے لئے پیش کئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نئی مسجد کی تعمیر کو مکمل کرنے کی احباب کو توفیق دے اور جن دوستوں نے اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کسی رنگ میں حصہ لیا ہے۔ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی از کنی پورہ برائے سرینگر

جلسہ شورت کے دوران میں مکرم مولانا امینی صاحب کو صدر جماعت احمدیہ سرینگر کی طرف سے اطلاع ملی کہ جرمن نو مسلم جناب وسیم ناصر صاحب سرینگر پہنچ گئے ہیں اور کہ آپ فوراً سرینگر آجائیں اسپارہ میں مکرم میر غلام محمد صاحب پادلشل امیر اور احباب جماعت سے مشورہ کیا گیا۔ سب نے یہ خواہش کی کہ وسیم ناصر صاحب کو ان جماعتوں میں بلایا جائے تاکہ ہم ان سے مل سکیں اور ان کی تقریر غیر احمدیوں کو بھی سنائی جا سکے چنانچہ اس غرض کے لئے خاکسار اور مکرم مولانا امینی صاحب ۸ر جولائی کی صبح کو سرینگر کے لئے روانہ ہو گئے۔ صدر جماعت احمدیہ سرینگر سے ملے ان سے معلوم ہوا کہ وسیم ناصر صاحب گلمرگ گئے ہوئے ہیں۔ شام کو اُن کی واپسی کے بعد ٹورسٹ آفس میں اُن سے ملاقات ہوئی۔ اور جماعتوں کی خواہش کا ان کے سامنے اظہار کیا۔ اُنہوں نے سوچ کر دوسرے روز جواب دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ حسب وعدہ دوسرے روز ہم انکی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہیں قبر مسیح ناصری واقع محلہ خانیار لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اس قبر کے کئی فوٹو لئے۔ ہم لوگوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب آپ نے ایک ہفتہ کے لئے جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے وقت نکال لیا۔ چنانچہ اسی کے مطابق پروگرام بنا لیا گیا۔

ایڈیٹر "روشنی" سے ملاقات اور دعوتِ چائے

مکرم عزیز کاشمیری ایڈیٹر اخبار "روشنی" سرینگر کو جب علم ہوا کہ مولانا شریف احمد صاحب امینی سرینگر میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تو وہ بعد اشتیاق اُن کی ملاقات کے لئے آئے اور اپنے ہاں ۱۰ر جولائی کی صبح کو دعوت چائے دے گئے۔ چنانچہ ہم ان کے ہاں پہنچے۔ بڑی پر تکلف دعوت رہی اور اُنہوں نے اپنے خلوص و محبت کا اظہار کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ محترم عزیز کاشمیری صاحب گزشتہ ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوئے تھے۔ اور اچھے اثرات لیکر آئے تھے۔ چند روز سے ان کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ان کو شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی از سرینگر برائے کنی پورہ

طے شدہ پروگرام کے مطابق ہم ۱۰ر جولائی کی صبح کو جرمن نو مسلم بھائی وسیم ناصر کے ہمراہ سرینگر سے روانہ ہوئے اور ایک بجے کے قریب کنی پورہ پہنچ گئے۔ احباب جماعت اپنے معزز مہمان سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ اردگرد کے غیر احمدی بھی انہیں دیکھنے کیلئے آ رہے تھے سرینگر سے آتے ہوئے ہم جناب تحصیلدار صاحب کولگام سے ملاقات ہوئی ان کا تعارف وسیم ناصر صاحب سے کروایا گیا اور ان کی خدمت میں رسالہ "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" پیش کیا بتفصیل جماعت کی تبلیغی مساعی کو سراہا۔

شورت میں دوسرا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۰ر جولائی کو بعد نماز عصر شورت میں دوسرا تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اردگرد کے گاؤں میں اور تحصیل کولگام کے معززین کو وسیم ناصر صاحب کی آمد اور تقریر کی اطلاع دیتے ہوئے جلسہ میں شرکت کرنے کے دعوت نامے بھیجے گئے۔ حسب پروگرام یہ اجلاس بھی شورت کی عیدگاہ میں ساڑھے چار بجے شام منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا امینی صاحب نے فرمائی۔ قرآن مجید کی تلاوت جناب مبارک احمد صاحب لون نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ کلام ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

مکرم عبد الرحیم صاحب مبلغ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے قریباً آدھ گھنٹہ کشمیری زبان میں وفات مسیح علیہ السلام ناصری کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے کشمیری زبان میں قریباً بیس منٹ صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں صدر محترم مکرم مولانا امینی صاحب نے متذکرہ بالا دونوں تقریروں پر ریویو کرتے ہوئے بعض مسائل کی وضاحت کی اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل اور جماعت کے تبلیغی کارناموں کو پیش کیا۔ اور فرمایا اس کا زندہ ثبوت اس مجلس میں ہمارے معزز مہمان وسیم ناصر صاحب ہیں جو خود بیان کریں گے کہ انہوں نے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کیوں قبول کیا؟ صدر محترم نے وسیم ناصر صاحب کا حاضرین سے تعارف کرانے کے بعد اُن سے خواہش کی کہ اپنی تقریر شروع کریں۔ چنانچہ وسیم ناصر صاحب نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر انگریزی زبان میں تقریر شروع کی۔ چونکہ انکی طبیعت ناساز تھی اسلئے بیٹھ کر ہی تقریر فرمائی آپکی انگریزی تقریر کا جو پر مغز اور پر جوش تھی۔ ساتھ ہی ساتھ اردو میں ترجمہ محترم مولانا امینی صاحب کرتے جاتے تھے۔ وسیم ناصر صاحب نے اپنی تقریر میں اپنی زندگی کے ابتدائی حالات کو بیان کرنے کے بعد بتایا کہ میں دونوں عظیم جنگوں کے نتیجہ میں جو عیسیوں کی طرف سے لڑی گئیں اور انتہائی قتل و خونریزی کا باعث ہوئیں۔ عیسائیت سے متنفر ہو گیا تھا۔ ما... میں قید کی حالت میں مسلمانوں سے ملنے کے بعد اسلام کی طرف کچھ رغبت پیدا ہوئی۔ قید سے رہائی کے بعد جب وطن پہنچا۔ تو وہاں چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ہیمبرگ سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اُنہوں نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اور دوسرا اسلامی لٹریچر دیا۔ کافی عرصہ کے مطالعہ کے بعد خیالات

کے بعد میں مسلمان ہو گیا۔ مگر احمدی مسلمان!! اسلئے کہ جماعت کے ذریعہ سے ہی مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال میں ربوہ پاکستان آیا۔ جہاں آکر میں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ نے جنگل میں منگل بنا دیا ہے۔ وہ کام جو حکومت اور پرائیویٹ ادارے نہ کر سکے وہ غریب مگر منظم جماعت نے کر دکھایا۔ زندہ اسلام اور عمل اسلام اگر مجھے کہیں نظر آیا تو صرف احمدیوں میں اسلئے میں احمدی مسلمان ہی بن گیا۔

محترم ولیم ناصر صاحب کی یہ ولولہ انگیز تقریر قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی آپ کے پاس جرمن میں تبلیغ اسلام اور ربوہ کے مناظر کی مختلف سلائڈز تھیں مگر چونکہ اس گاؤں میں بجلی نہ تھی اسلئے وہ تعاویر دکھائی نہ جا سکیں جس کا حاضرین کو از حد اشتیاق تھا۔ مغرب کی نماز کے لئے جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں کافی تعداد میں غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔ اور بعض ہندو اور سکھ بھائی بھی اور سب ہی بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے بارہ میں اچھا اثر لے کر گئے۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل محترم ولیم ناصر نے زیر تعمیر مسجد احمدیہ خورت کا فوٹو بھی لیا اور یہ دیکھ کر خوش ہوئے کہ احباب جماعت خود ہی اس مسجد کو اپنے ہاتھوں سے تعمیر کر رہے ہیں۔

کنی پورہ میں ہمارا قیام برادرم مبارک احمد صاحب کے نئے مکان پر تھا۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ اس نئے تعمیر شدہ مکان کا افتتاح سلسلہ کے بزرگوں کے ذریعہ سے ہو چنانچہ ان کی یہ خواہش مکرم مولانا ابیتی صاحب اور محترم ولیم ناصر صاحب دیگر مبلغین کرام کے قیام سے پوری ہو گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مبارک احمد صاحب کو ان کی خدمت اور تواضع کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے نئے مکان اور اس کے مکینوں پر اپنا فضل و کرم نازل فرمائے۔ آمین۔ سوئے اتفاق سے ولیم ناصر صاحب کی طبیعت کھانسی و زکام کی وجہ سے ناساز ہو گئی۔ اور قریباً ساری رات موصوف کو تکلیف رہی۔ صبح حسب پروگرام ہمیں یاڑی پورہ جانا تھا اور اس کے بعد رشی نگر اور آسنور مگر ولیم ناصر صاحب نے اپنی علالت طبع کے پیش نظر خواہش کی کہ مجھے سری نگر واپس جانے دیا جائے۔ تاکہ میں قادیان جلد جا سکوں میں متواتر نو ماہ سے سفر میں ہوں ایسا نہ ہو کہ طبیعت زیادہ خراب ہو جائے چنانچہ ان کو کنی پورہ سے ہی سری نگر بھجوا دیا گیا۔ ان کے ساتھ برادرم مبارک احمد صاحب بھی گئے۔ ولیم ناصر صاحب کی اس طرح واپسی کا احباب کو از حد افسوس ہوا مگر مجبوری تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معزز مہمان کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی تبلیغی مساعی میں برکت دے۔ آمین

منقولات

جنم اشٹمی — اور — ہندو جاتی کی پکار

چند روز بعد مورخہ ۱۴ اگست کو ملک کے طول و عرض میں ہندو بھائیوں کی طرف سے جنم اشٹمی کا مقدس تہوار منایا جا رہا ہے۔ عصر حاضر کی گوناگوں تباہیوں اور طرح طرح کی فتنہ سامانیوں پر نظر کر کے ہر شخص کی روح اصلاح کیلئے پکار اٹھتی ہے۔ بالخصوص جبکہ کسی مقدس وجود کی طرف سے اس کے بر وقت علاج کا وعدہ بھی دیا گیا ہو تو اس سے متعلق افراد کی انتظار اور بھی شدید ہو جاتی ہے حضرت کرشن جی مہاراج کی طرف سے گیتا میں ایک وعدہ دیا گیا ہے کہ گناہوں کی کثرت اور دنیا کے بگاڑ کے وقت وہ اوتار دھارن کریں گے۔ اس وعدہ کو یاد دلاتے ہوئے وقتاً فوقتاً ہندو جاتی کی طرف سے اسی تمنا کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ آج سے دو سال پہلے اخبار پرتاپ کے جنم اشٹمی نمبر میں بھی چند ایسے واضح اشارات موجود ہیں۔ ذیل میں اس پرچہ کے بعض مضامین سے نظم و نثر کے چند اقتباسات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

جنم اشٹمی

اخبار پرتاپ جالندھر کے جنم اشٹمی نمبر مورخہ ۶/۹/۵۸ میں شری راجپال بھاٹیہ جرنلسٹ دہلی کا ایک مضمون بعنوان "بھگوت گیتا کی پوتر سرزمین — کورو کھشیتر" صفحہ ۵ میں شائع ہوا جس میں لکھتے ہیں :-

"کورو کشیتر کا نام راجہ کورو کے نام پر ہے جو کوروؤں اور پانڈوؤں کا پوروج تھا۔ روایت ہے کہ راجہ کورو کو سخت تپسیا کے بعد وردان ملا جس سے یہ ساری سرزمین پوتر ہو گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہاں مرنے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کورو کشیتر کی لڑائی سے ارجن اس خیال سے دل چھوڑ بیٹھے تھے کہ مخالف صف میں ان کے اپنے بھائی بند کھڑے تھے اور جنگ کی صورت میں انہیں اپنے ہی بھائی بندوں کا خون کرنا تھا۔ تب بھگوان کرشن نے سچے دھرم اور انسان کے فرائض پر انہیں اپدیش دیا۔ یہی اپدیش بعد میں بھگوت گیتا میں قلمبند کیا گیا۔

مہابھارت کی لڑائی ۱۸ دن تک جاری رہی۔ کوروؤں اور پانڈوؤں کے علاوہ ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک تمام بھارتیہ راجاؤں کی فوجوں نے اس لڑائی میں حصہ لیا۔ انجام کار فریقین کی سبھی فوجیں فنا ہو گئیں صرف دھرت راشٹر اور پانچ پانڈو زندہ رہ گئے۔ ان میں سے سب سے بڑے یدھشٹر ہستناپور کے راجہ بنے"

اسی پرچہ پرتاپ ۶/۹/۵۸ جنم اشٹمی نمبر میں "بھگوان کرشن کا فلسفہ حیات" کے زیر عنوان مہتہ پورن چند ایڈووکیٹ دہلی کا ایک مضمون صفحہ ۸ پر شائع ہوا جس میں مہتہ صاحب لکھتے ہیں۔

"یوگی راج کرشن دیش اور انسان کی آزادی کو سامنے رکھتے ہوئے سارا جیون ظلم کی طاقتوں کے خلاف جنگ کرتے رہے اور اخیر میں اپنے زمانہ کی سب سے بڑی جنگ کی جسے آجتک دنیا مہابھارت کے نام سے یاد کرتی ہے۔ انہوں نے اتیاچاروں سے گھبرائی دنیا کو شانتی دینے کے لئے کنس کو ختم کر دیا۔ جینکر اسوروں کا ناش کیا اور سارا جیون پاپ اور اتیاچار کے خلاف لڑتے ہوئے گزار دیا۔ یہ تھے جاتری کی رائے اور یوگیشور کرشن۔ جب بھارت کے لوگوں نے ان کا دیتوک وید روپ بھول کر انکو گوپیوں کیساتھ نچانا شروع کر دیا اور انہیں لٹورا بنا دیا بھارت غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا اور دکھوں اور مصیبتوں کا مرکز بن گیا۔ اس غلط ذہنیت سے ہماری مہان پورتر سنسکرتی اور دھرم کا روپ بگڑ گیا۔ اور ہم لوگ خود غرض۔ عیش پرست، کاہل اور اکیلے کے کہاں لے ناش کیطرف بڑھتے چلے گئے۔ ہم نے ان عظیم مہان پرش اور دیوتا کے اپدیش کو سمجھا ہی نہیں اگر سمجھا تو بالکل غلط۔ بھگوان کرشن نے گیتا کے تیسرے ادھیائے شلوک نمبر ۳۲ میں ارجن کو کہا ہے کہ جو لوگ میرے دیئے ہوئے گیان پر نکتہ چینی کریں گے اور عمل نہیں کریں گے ایسے سور کھ لوگ ہمیشہ ناش ہوتے رہیں گے۔ جو قوم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں چلتی ان کی پوجا نہیں کرتی اور انکا غلط روپ دنیا کے سامنے رکھتی ہے وہ اس اپمان کے کارن نسل بہ نسل کمزور ہو جاتی ہے ذلت اور تنزل کے سوا اسکے لئے کوئی راستہ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔ بھگوان کرشن کا جیون عوام کی سیوا۔ پرمکار اور تیاگ کی پراپتی تھی ہم نے ان کو بھول کر صرف دولت ہی اکٹھی کرنا شیوہ بنا لیا ہے اور اسمیں اسقدر دلچسپ ہو گئے ہیں کہ سماج اور دیش کو قطعی فراموش کر دیا ہے دوکانداری اور سٹہ بازی ہمارے جیون کا سب سے بڑا دھرم ہے اور گیتا اور پراپتی کی طرف ہماری توجہ ہی نہیں رہی ہے۔۔۔۔ ہم لوگ ستیہ کی پوجا کرتے اور نا خشنودان چیزوں سے من لگانے میں ماہر ہو گئے ہیں شردھا اور ستیہ کا کہیں نام نظر نہیں آتا مگر دان تپ سوا سیون اور بھکتی شبنے اب ہیں ہم کو اچھے نہیں لگتے خواہشات نفسانی ہوا گیا نتا اندھکار کے گڑھے میں انسان کو دھکیلتے ہیں ان کو ہم نے اپنے جیون کا دلکش بنا رکھا ہے۔ یہ موت کا راستہ ہے جیون کا نہیں یہ ہم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا کارن بنے گا۔ ستیہ کا خوف چھوڑ میں گئے ہیں ہمارے من میں بنا رہتا ہے حالانکہ بھگوان نے سپشٹ کر دیا ہے کہ ویروں کی طرح جنگ میں پران دینے سے سورگ ملتا ہے اور جنگ کے جیتنے پر پرتھوی کا راج حاصل ہوتا ہے۔"

ہندو جاتی کی پکار

اخبار پرتاپ جالندھر جنم اشٹمی نمبر مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء صفحہ پر حیات و کلمات کے کالم کے ماتحت پہلے نمبر پر شری بھاگیرتھ زخمی حصاری کی ایک نظم بعنوان "بھگوان کرشن سے" شائع ہوئی اسکے ابتدائی چند شعر

تو نے وعدہ جو کیا تھا اسے ایفا کر دے
اپنے بندوں کیلئے باب کرم وا کر دے
شدت درد ہی خود درد کا بن جائے علاج
تو مسیحا ہے مرے دل کا مداوا کر دے
تیرے ہی ابر کرم پہ ہے عبرو سہ مجھ کو
تو اگر چاہے تو قطرے کو دریا کر دے

(۲)

اسی صفحہ پر شائع شدہ دوسرے نمبر پر "گھنشام" کے عنوان سے ہری چند خوشدل کی نظم کے حسب ذیل چند شعر خصوصی قابل غور ہیں :-

نام جور و ستم کا مٹ جائے
ہند میں پھر سے آئیں گر گھنشام
زندہ جاوید ہم بھی ہو جب بھی
گیتا امرت کا ملے اک جام
ہم بھکاری جو کرشن کے ہوتے
پھر نہ یوں ہوتے دہر میں بدنام

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں تبلیغ اسلام

جرمن احمدی مکرم عبدالشکور صاحب کنزے کا مکتوب

ہمارے جرمن احمدی مبلغ مکرم عبدالشکور صاحب کنزے انچارج فرینکفورٹ مشن (جرمنی) تحریر فرماتے ہیں:۔

عیداضحیہ پورے اہتمام سے منائی گئی مہمانوں میں ترکی۔ ایران۔ افغانستان پاکستان۔ ہندوستان۔ شام۔ مصر۔ نائیجیریا۔ تیونس۔ الجیریا۔ مراکو اور جرمنی کے پچاسی مسلمان بھی شامل تھے۔ نماز عید کے بعد ایک دنبہ ذبح کیا گیا۔ مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور سپر کر جانے سے تواضع کی گئی۔ ایک جرمن خاتون اس موقعہ پر بیعت کرکے اسلام میں داخل ہوئی۔ الحمد للہ اخبارات کے نمائندے سے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ طلباء کی انجمنوں کے مندوب بھی شریک ہوئے۔ ماہانہ پبلک اجلاس منعقد کیا گیا۔ یونیورسٹی (Mainz) میں ایک نئے اسلامی سال کے آغاز پر ایک لیکچر دیا۔ اس کا اہتمام یونیورسٹی (Mainz) کے مسلم طلباء کی مجلس نے کیا۔ لیکچر کا عنوان ہجرت تھا۔

مسلم سٹوڈنٹ آرگنائزیشن Darmstadt نے احمدیت اور اس کے قیام کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کروائی۔ حاضرین میں سے بیشتر مسلمان تھے۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مشن کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی توفیق ملی۔ اس آرگنائزیشن نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پوری پوری امداد کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک پروگرام بنایا گیا جس کے مطابق یہ آرگنائزیشن ہر ماہ ایک پبلک اجلاس یونیورسٹی (Darmstadt میں) اور ایک شہر میں کروائے گی۔ عنوانات کا انتخاب خود ہمارا ہوگا۔

خاکسار نے یونیورسٹی Mainz GERman کے طلباء کی آرگنائزیشن کو بھی اسی قسم کا پروگرام بنانے کی ترغیب دی۔ جس کی وجہ سے امید ہے کہ آئندہ سردیوں میں پبلک میٹنگز اور انفرادی ملاقاتوں کا نہایت معروف پروگرام رہے گا۔

چرچ آف کرائسٹ فرینکفورٹ کی ایک میٹنگ میں شریک ہوا۔ اس محفل کے مقرر مراکو کے ایک سابق مسلمان تھے۔ میں نے بہت سے مسلمانوں کو پہلے سے اطلاع دے دی۔ کہ اس محفل میں شریک ہو کر بحث میں حصہ لیں جب منتظمین نے دیکھا کہ ایک بڑی تعداد میں مسلمان جمع ہو گئے ہیں۔ تو انہوں نے سوال و جواب کو پروگرام سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ہم نے اس بات پر زور دیا کہ تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ یہ بحث ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے چرچوں میں منعقد ہونے والی ایسی تمام مجالس روک دی گئیں۔

ایک جرمن فلم کمپنی کے ڈائرکٹر ہیلمو رٹ مورا وران کے نائب مسٹر فین مسجد میں تشریف لائے۔ ان کا ارادہ ایک کلچرل فلم بنانے کا ہے جس کا نام ازلیقہ ان فرینکفورٹ ہوگا اس سلسلہ میں وہ ہماری مسجد اور نماز جمعہ ماہوار پبلک میٹنگز۔ تقریب شادی اور افریقن اور ایشین طلباء سے ہماری ملاقاتوں کی تصاویر لینا چاہتے ہیں۔ چونکہ فلم سارے جرمنی میں دکھائے جائیں گے اور اس طرح ہمارے لئے تبلیغ کا ایک عمدہ موقع ہاتھ آگیا ہے اس لئے میں نے انہیں ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا ہے

گورنمنٹ لیبیا کے ایگریکلچرل سیکرٹری ہماری مسجد میں تشریف لائے آپ نے ہماری گیسٹ بک پر مندرجہ ذیل الفاظ درج فرمائے۔

"جماعت احمدیہ کا حقیقی اسلام کو پیش کرنے اور ساری دنیا میں مساجد تعمیر کرنے کا کارنامہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔"

عربی سکھانے کی کلاس جاری کی گئی ہے۔ اردن کے ایک طالب علم چلا رہے ہیں۔ ہفتہ وار اجلاس بھی باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ جاری ہے مسجد میں تشریف لانے والوں کو اسلام کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ جیل کے حکام کی درخواست پر قیدیوں سے ملاقات کے لئے گیا۔ جہاں بعض الجزائری قید کاٹ رہے ہیں۔"

عبدالشکور کنزے مقیم فرانکفورٹ

(الفضل ۵ جون ؟؟)

جنم اشٹمی کی یاد میں (بقیہ صفحہ ۲)

بعض ایسی روایات منسوب کی جاتی ہیں جو رد حانیت میں آپ کی بلند شخصیت کے لحاظ سے ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہیں۔ بایں ہمہ آپ کی مقدس سیرت کے بعض پہلو بڑے ہی نمایاں ہیں۔ مثلاً پاپ اور گناہ کو نشٹ کرنا اور اس کے لئے اگر میدان کارزار میں بھی اترنے اور اپنے اعزہ اقرباء سے برسرپیکار ہونا پڑے تو کچھ پس و پیش نہ کرنا اور آپ کے روحانی ارشادات میں سے یہ ارشاد:۔

> اے ارجن جب جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تب تب میں اوتار دھارن کرتا ہوں نیکوں کی حفاظت اور دشٹوں کی سرکوبی نیز دھرم کی استھاپنا کے لئے میں یگ یگ میں جنم دھارن کیا کرتا ہوں۔

تو اپنے اندر ایک ابدی صداقت رکھتا ہے اگرچہ فی زمانہ الحاد و بے دینی نے عامۃ الناس پر مذہب سے لاپرواہی کی کیفیت پیدا کر دی ہے اور مادیت نے اپنی چمک دمک سے سالہا بیشتر دنیا کو مذہب سے سخت بیگانہ بنا دیا ہے۔ مگر نہ اس ملک میں ہندوؤں کے مذہب پسند طبقہ کے لئے شری کرشن علیہ کا وعدہ بڑے ہی سہارا کا موجب رہا ہے۔ الحادی طاقتوں کی طرف سے بھرپور حملہ کے باوجود اب بھی اس کے حق میں آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ چند ایسی تازہ مثالیں ذرا تفصیل سے نقل کی گئی ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ اپنے وسیع تر سامانوں کے باوجود ان سب الحادی طاقتوں کو سخت ہزیمت اٹھانی پڑے گی۔ آج تک کبھی ایسا وقت نہیں آیا کہ مذہب کے مقابلہ پر الحاد کو دیر تک ساتھ اور تسلط حاصل ہوا ہو اور لازمی طور پر ہمارا یہ زمانہ جس کے متعلق ہر مذہب کے اندر اگر ایسے ہولناک وقت کی خبر دی گئی ہے تو ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی مامور یا مرسل کے ذریعہ اس کی اصلاح کی خبر دی گئی ہے اور ممکن نہیں کہ ان مذہبی پیشوں کی یہ پیش خبریاں دنیا کے بگاڑ کے متعلق تو پوری ہو جائیں اور اصلاح کے بارہ میں پوری نہ ہوں یہ ایک بڑا بول ہے جس سے نہ صرف صدہا مقدسوں کی صداقت پر حرف آتا ہے۔ بلکہ روحانیت کے سرچشمہ خدا کی ذات بھی اس سے بچے نہیں سکتی العیاذ باللہ۔

دنیا اس بات کو مانے یا نہ مانے یہ ایک حقیقت ہے خدا تعالیٰ نے عصر حاضر کی روحانی اصلاح کے لئے جس مقدس وجود کے بھیجے جانے کا وعدہ مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی زبانی دیا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں پورا ہوا۔ آپ ہی ہیں۔ مہدی۔ مسیح اور کرشن کے روپ میں آئے اسی لئے خدا تعالیٰ کے الہام میں آپ کو جری اللہ فی حلل الانبیاء قرار دیا گیا یعنی خدا کا پہلوان نبیوں کے حلوں اور لباس میں۔ چنانچہ زمانہ کے بگاڑ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی بروقت اصلاح کے بارے اپنی بعثت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے بہت ہی خوب فرمایا۔

> "میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ۔۔۔۔۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔"
>
> (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس وہ لوگ جو جنم اشٹمی کے موقعہ پر حضرت کرشن علیہ السلام کو ان کا وعدہ یاد دلا کر کہتے ہیں کہ ؎

> مشکل میں ہے انسان چلے آؤ نا
> خطرہ میں ہے ایمان چلے آؤ نا
> وعدہ کرو یاد کیا جو تم نے:
> اب مان لو بھگوان چلے آؤ نا

کیا ان لوگوں کے لئے وقت نہیں کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوے اور روحانی اصلاح سے متعلق آپ کے سنہری کارناموں پر غور کریں اور اپنی اور اپنے متعلقین کی روح کی تسکین کے سامان کریں!!

قابل تقلید مثال

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے مبلغ چھیانوے روپے اخبار بدر کے بھجوا کر تحریر فرمایا ہے۔ کہ چونکہ پرچہ جات مناسب و مستحق احباب غیر از جماعت و لائبریریوں کے نام جاری کروا دیئے جائیں موصوف اس قسم کی خدمت وقتاً فوقتاً کئی سال سے مسلسل بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور نیکی اور رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور ان کے مال میں برکت دے اور ان کے اس نیک نمونہ کو دوسروں کیلئے تقلید کا باعث بنائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سہ ماہی اوّل

اور

احباب جماعت کا فرض

بجٹ سال رواں کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے۔ مگر جماعتوں کے نسبتی بجٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کی وصولی نہیں ہو رہی اور بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے اول سہ ماہی میں کوئی چندہ مرکز میں نہیں پہنچا یا برائے نام وصولی ہوئی ہے حالانکہ ضروریات سلسلہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ سلسلہ کا ہر فرد اور جماعتوں کے تمام عہدے دار اپنی مالی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے باقاعدگی سے چندے ادا کریں اور عہدیداران چندہ جات کی وصولی کے لئے خاص اہتمام کریں۔ تاکہ جماعت میں کوئی ایسا فرد نہ رہے۔ جو نادہندہ یا بقایادار یا بے شرح ہو اور نہ صرف یہ کہ جملہ احباب لازمی چندوں کو باقاعدگی سے ادا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے ایمان اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

تمام جماعتوں کو اُن کا مترتبہ سہ ماہی بجٹ اور اس کے مقابل پر وصولی کی پوزیشن سے اطلاع نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائی جا رہی ہے۔ عہدیداران مال کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے انفرادی چندوں کا جائزہ لے کر جن احباب کی طرف سے ادائیگی میں سستی و لاپرواہی سرزد ہوئی ہو۔ اُن کو مؤثر رنگ میں اُنکی مالی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں اور جلد چندہ جات کی رقوم وصول کر کے ارسال فرماویں۔ تاکہ مرکزی ضروریات کی تکمیل میں جو رکاوٹ پیدا ہو رہی ہو۔ وہ دور ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے اور اُن راہوں پر چلائے۔ جو اُس کے فضل اور رضا کی راہیں ہوں۔ ناظر بیت المال قادیان

دین کی خدمت کیلئے آگے بڑھو

تحریک جدید سال دہم کی تحریک کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا تو اب وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں خدا تعالےٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالےٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ انکا قدم آگے بڑھے .... میری یہ خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے اور خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ احمدیہ اسلام کیلئے کبھی نہ کی ہو۔ میں کسی کو ایسا بوجھ اٹھانے کیلئے نہیں کہتا جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا میں صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے اب تک پورا بوجھ نہیں اٹھایا اور قربانی کو اس کے صحیح مقام تک نہیں پہنچایا وہ اس سال ایسے رنگ میں قربانی کریں جس کی مثال پہلے کسی سال میں نہ مل سکے۔"

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا صحیح طریق

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں، وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں۔ بعض دوست یہ نہ [illegible] ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے وہ جولائی [illegible] تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ بھی نہ ہو سکے وہ نومبر کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

پس وہ احباب جو ابھی تک اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے چندے ادا نہیں کر سکے وہ نومبر تک اپنے وعدے پورے کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قادیان میں

اس دفعہ عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کروانے والے احباب کی فہرست

ذیل کے دوستوں نے اس دفعہ عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں اپنی طرف سے قربانیاں کروائی ہیں جن پر میں ان سب دوستوں کا اپنی طرف سے اور جملہ درویشوں کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماوے اور انہوں نے جس ایثار اور ہمدردی کا نمونہ دکھلایا ہے کہ اپنے آپ پر اور اپنے عزیز و اقارب و شہر کے دوستوں پر قادیان کے درویشوں کو مقدم کرتے ہوئے اپنے اپنے شہر کی بجائے قادیان دارالامان میں اپنی قربانیاں ذبح کروائی ہیں تاکہ قادیان کے درویش بھائی ان کی بھیجی گئی قربانی کے گوشت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس ہمدردی اور ایثار کو نوازے اور اس کے بدلے ان کے کاروبار میں ان کی کمائی میں اموال کی اولاد میں برکت دے اور ان کو آئندہ اس قسم کے مواقع خیر میسر آنے پر بڑھ چڑھ کر شرکت کی توفیق عطا فرماوے آمین اللّٰھم

عبدالرحمن امیر مقامی قادیان

نمبر	نام	تعداد
۱	مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب از طرف حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ قادیان	۱
۲	" " " از خود	۱
۳	مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ قریشی قادیان	۱
۴	مکرمی میاں شمس الدین صاحب کلکتہ	۱
۵	" میاں داؤد احمد صاحب مظفرپور	۲
۶	" میاں نعمت اللہ صاحب عزری بادگیر	۱
۷	" میاں محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ از طرف والدین	۲
۸	" سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۱
۹	" سید فضل احمد صاحب آرہ	۱
۱۰	" مولوی فضل الٰہی صاحب مبلغ ماریشس	۱
۱۱	" ہاشم خان صاحب "	۱
۱۲	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ "	۱
۱۳	مکرمی عمر علی حسین صاحب "	۱
۱۴	" عبدالرحمن صاحب غنتکو "	۱
۱۵	" سالم عظیم صاحب "	۱
۱۶	" منیر فضل الدین صاحب کویت معرفت ملک صلاح الدین صاحب	۱
۱۷	" چوہدری نذیر احمد صاحب "	۱
۱۸	" مسعود احمد صاحب ہاشمی "	۱
۱۹	" چوہدری عبدالستار صاحب "	۱
۲۰	" ایم شریف احمد صاحب "	۱

نوٹ:- اگر کسی دوست کا نام سہواً رہ گیا ہو تو وہ اطلاع دے کر مشکور فرماویں۔ امیر مقامی قادیان

ہمت سے آگے بڑھو

وقف جدید کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ

"اب میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد آسمان سے اترے گی۔

پس ہمت سے آگے بڑھو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنا لیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں سے زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ تا ہمارا چندہ جلدی جلدی بارہ لاکھ تک پہونچ جائے۔"

چندہ وقف جدید کے وعدہ جات اب تک توقع سے بہت کم آئے ہیں۔ اور وصولی کی رفتار میں کمی تشویشناک ہے۔ امراء و صدر صاحبان کو خصوصاً اس کے فوری تدارک کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ روپیہ کی کمی کام میں رکاوٹ پیدا کر کے نقصان کا باعث نہ ہو۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایک اہم تبلیغی ضرورت کے لئے احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

موجودہ زمانہ میں بعض ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن سے دوسری قومیں اور انکے مشنری بالخصوص عیسائی اپنے تبلیغی کاموں میں بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مثلاً ٹیپ ریکارڈنگ مشین، مووی کیمرہ اور پروجیکٹر۔

حال ہی میں ہمارے جرمن احمدی مسلمان مسٹر ولیم نامی ہمارے ملک میں تشریف لائے اور بھارت کے مختلف شہروں میں جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں تشریف لے گئے ان کے پاس ٹیپ ریکارڈنگ مشین اور سلائیڈز دکھانے کا سامان تھا جس کے ذریعہ انہوں نے ہمارے بیرونی مشنوں کی تصاویر دکھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر سنائی۔ نظارت ہذا میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ولیم صاحب کے اس دورہ کا اچھا اثر ہوا۔ اور جماعت کے افراد کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی ہمارے جلسوں میں صرف اس وجہ سے شرکت کرتے رہے۔ گو مجھے ایک عرصہ سے خیال تھا مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ جلد تر اس کا انتظام ہو جانا چاہیئے۔ کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈنگ مشین ہو جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اور تقاریر ریکارڈ کی جائیں۔ صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کے پیغامات ریکارڈ ہوں اور اسی طرح بعض مذہبی مکالمات سوال و جواب کے رنگ میں ریکارڈ کئے جائیں۔ ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے علاوہ ایک مووی کیمرہ اور پروجیکٹر بھی ہو تا ہم یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر بیرونی ممالک کی احمدیہ مساجد اور مشنوں کی تصاویر کھنچوا کر دکھانے کا بندوبست کر سکیں۔ اسی طرح مرکز اور باہر کی جماعتوں کی مختلف تقاریب کی تصاویر لے لی جائیں اور جب بھی ہمارے سالانہ تبلیغی دورے ہوں تو عام تقاریر کے علاوہ ان تصاویر کو دکھا کر اور پیغامات سنا کر تبلیغ کی جائے میں یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس میں بھارت میں رہنے والے احمدی دوستوں اسی طرح عدن اور افریقہ وغیرہ علاقوں میں رہنے والے احمدی دوستوں سے بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ براہ مہربانی وہ مطلع فرما دیں کہ

(۱) کس کمپنی کی ٹیپ ریکارڈنگ مشین، مووی کیمرہ، اور پروجیکٹر زیادہ اچھا مفید اور دیرپا رہے گا اور ان کی قیمتیں کیا ہوں گی۔

(۲) ان ہر سہ اشیاء کے مہیا کرنے میں وہ نظارت ہذا سے کس حد تک تعاون کر سکیں گے

نظارت ہذا ان ہر سہ اشیاء کو تبلیغی اغراض کے لئے خریدنا چاہتی ہے البتہ اگر کسی احمدی دوست یا جماعت کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ وہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک خود خرید کر ہمیں دے سکیں تو ان کا یہ عمل ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائیں گے۔

پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال

(جنوبی ہند)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند (آندھرا، مدراس، میسور، کیرالہ، و بمبئی) کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۱۷/۸/۶۰ تا ۲۸/۹/۶۰ بغرض پڑتال حسابات۔ وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۱۹۶۱-۶۲ء وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں مکرم انسپکٹر صاحب سے کما حقہ تعاون فرمائیں گے۔　　ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	از جماعت	تاریخ روانگی	در جماعت	تاریخ رسیدگی	ایام قیام	کیفیت
۱	شموگہ	۱۶-۸-۶۰	حیدرآباد سکندرآباد	۱۷-۸-۶۰	۵ یوم	
۲	سکندرآباد	۲۳-۸-۶۰	کرنول ٹاؤن	۲۳-۸-۶۰	۱ "	
۳	کرنول ٹاؤن	۲۵-۸-۶۰	چنتہ کنٹہ	۲۵-۸-۶۰	۲ "	
۴	چنتہ کنٹہ	۲۷-۸-۶۰	اڈیکور	۲۷-۸-۶۰	۱ "	
۵	اڈیکور	۲۸-۸-۶۰	رائچور	۲۹-۸-۶۰	۱ "	
۶	رائچور	۲۹-۸-۶۰	دیودرگ	۳۱-۸-۶۰	۲ "	
۷	دیودرگ	۳۱-۸-۶۰	یادگیر	۳۱-۸-۶۰	۳ "	
۸	یادگیر	۳-۹-۶۰	تیماپور	۳-۹-۶۰	۲ "	
۹	تیماپور	۵-۹-۶۰	چندہ پور	۵-۹-۶۰	۱ "	
۱۰	چنداپور	۶-۹-۶۰	کنڈور	۶-۹-۶۰	۱ "	
۱۱	کنڈور	۷-۹-۶۰	ظہیرآباد	۷-۹-۶۰	۱ "	
۱۲	ظہیرآباد	۸-۹-۶۰	بمبئی	۹-۹-۶۰	۲ "	
۱۳	بمبئی	۱۱-۹-۶۰	باندہ	۱۱-۹-۶۰	۱ "	
۱۴	باندہ	۱۲-۹-۶۰	ننگرگڑھ	۱۲-۹-۶۰	۱ "	
۱۵	ننگرگڑھ	۱۳-۹-۶۰	ہبلی	۱۳-۹-۶۰	۱ "	
۱۶	ہبلی	۱۴-۹-۶۰	شموگہ	۱۴-۹-۶۰	۲ "	
۱۷	شموگہ	۱۶-۹-۶۰	ساگر	۱۶-۹-۶۰	۱ "	
۱۸	ساگر	۱۷-۹-۶۰	سوروب	۱۷-۹-۶۰	۱ "	
۱۹	سوروب	۱۸-۹-۶۰	گبی	۱۸-۹-۶۰	۱ "	
۲۰	گبی	۱۹-۹-۶۰	بنگلور	۱۹-۹-۶۰	۳ "	
۲۱	بنگلور	۲۲-۹-۶۰	مرکرہ	۲۳-۹-۶۰	۲ "	
۲۲	مرکرہ	۲۵-۹-۶۰	منگلور	۲۶-۹-۶۰	۲ "	
۲۳	منگلور	۲۸-۹-۶۰	پینگاڈی	۲۸-۹-۶۰	۳ "	

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ مجلس ہائے انصار اللہ گو ہر ایک جماعت میں قائم ہیں۔ لیکن عملی طور پر کوئی کام نہیں ہو رہا جس کے نتیجہ میں نہ انصار اللہ کے ممبران اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال ان سے وہ کام لے رہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انکا مقرر فرمایا ہے لہذا میں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنی اپنی جماعت کے انصار اللہ کی فہرست مرتب کر کے فوراً میرے پاس بھجوا دیں۔ تا کہ انتخابات وغیرہ کروا کر فوری طور پر کام کو شروع کیا جاوے۔　　قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

(ولیم ناصر سر بنگر میں بقیہ صفحہ ۶)

جب تک یہ دنیا موجود ہے۔ ایسے جوش و خروش اور ایسے ولولے کو دیکھ کر سامعین بہت خوش ہوئے۔ سامعین میں غیر احمدی اصحاب بھی تھے۔ جو خاصے متاثر ہوئے۔ اس طرح یہ مجلس ۱۱ بجے شب ختم ہوئی۔

۱۷ ار جولائی کو معزز مہمان نے آرام کیا اور کسی خاص تقریب میں شمولیت نہیں کی۔ شہر کی اہم جگہوں کو دکھلایا گیا۔

۱۸ ار جولائی کو معزز مہمان گلمرگ دیکھنے چلے گئے۔ اور جہاں بارش میں بھی ٹنگمرگ وغیرہ مقامات دیکھے۔ اسی روز مکرم مولوی

خبریں

نئی دہلی ۔ ۸ر اگست ۔ وزیر داخلہ پنڈت پنت نے آج لوک سبھا میں مرکزی ملازموں کی ہڑتال پر بحث کے دوران بتایا کہ ہڑتال سے حکومت کو ۴ کروڑ روپیہ سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ اور ورکروں کو اجرت کے ۰ء۷ لاکھ روپے سے محروم ہونا پڑا۔ تخریب کاری کے کم سے کم ۱۲۵ کیس ۔ ڈرانے دھمکانے اور رخنہ اندازی کے دو سو کیس ہوئے ۔ جن ستیوں کا ہم احترام کرتے ہیں انہیں گالیاں دی گئیں ۔ اور ان کے متعلق گندے نعرے لگائے گئے ۔ دیش کے مختلف مقامات پر لیڈروں کی ارتھیاں نکالی گئیں ۔

نئی دہلی ۸ر اگست ۔ بھارت کے وزیر داخلہ پنڈت پنت نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ حکومت نے ریلوے اور ڈاک و تار ایسی ضروری سروسز میں ہڑتالوں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ انہوں نے یہ بتایا کہ باہر کے لوگوں پر سرکاری ملازموں کی ٹریڈ یونینوں میں کوئی عہدہ سنبھالنے کی پابندی لگانے کی تجویز ہے ۔ بیچ بچاؤ ۔ بات چیت اور تصفیہ اور اگر ضروری ہو تو سرکاری ملازموں کی مانگیں ثالث سپرد کرنے کے لئے حکومت ملازمتوں کے تمام شعبوں میں کچھ ٹھوس مشینری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ حکومت نے ۱۲ مہینوں میں اخراجات زندگی کے اعشاریہ میں ۱۰ درجے کا اضافہ ہو جانے کی صورت مہنگائی الاؤنس کی پوزیشن پر نظر ثانی کرنا منظور کر لیا ہے ممکن ہے کہ حکومت یہ فیصلہ کرے کہ اس اضافہ کا کم سے کم نصف حصہ مہنگائی الاؤنس کے طور پر دے دے ۔

چندی گڑھ ۸ر اگست ۔ پنجاب میں میونسپل کمیٹیوں کے چناؤ کا تیسرا اور آخری دور اس سال کے آخر میں شروع ہوگا ۔ اور باقی ماندہ ۸۰ میونسپل کمیٹیوں کا چناؤ کرایا جائے گا ۔ شملہ اور ڈلہوزی میں جہاں کمیٹیاں توڑی جا چکی ہیں ۔ چناؤ آئندہ اکتوبر یا نومبر میں ہوں گے ۔ اس امر کا انکشاف آج وزیر لوکل باڈیز پنڈت موہن لال نے کیا ۔ انہوں نے محکمانہ افسروں کی میٹنگ بلائی ۔ جس میں چناؤ کے لئے پروگرام اور تاریخیں طے کی گئیں ۔

نئی دہلی ۔ ۸ر اگست آج لوک سبھا میں وزیر برائے تیل و معدنیات شری کے ڈی مالویہ نے بتایا کہ بھارت سرکار روس سے خام تیل درآمد کرنے کی بات چیت سردست ترک کر دی ہے ۔ آپ نے بتایا ایک مرحلہ پر اس امر کا امکان تھا کہ ہم روس سے خام تیل درآمد کریں گے لیکن اب حالات کے جائزہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں ۔ کہ سردست روس سے خام تیل منگوانا ضروری نہیں واضح رہے کہ اس وقت بھارت میں تیل صاف کرنے کے تینوں کارخانے تین غیر ملکی کمپنیوں کی ملکیت ہیں ۔ اور وہ خام تیل اپنے ذرائع ہی سے منگواتی ہیں ۔ انہوں نے روس سے منگوائے ہوئے خام تیل کو صاف کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔

چنڈی گڑھ ۸ر اگست ۔ اطلاع ملی ہے کہ پنجاب کے آٹھ اضلاع میں ٹڈی دل تباہی مچا رہا ہے ۔ اور وہاں اس وقت چھوٹے بڑے ۲۶ ٹڈی دل فصلوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ ٹڈی دل کا یہ حملہ گذشتہ پندرہ برس میں خوفناک ترین تصور کیا جاتا ہے ۔ ٹڈی دل کا مقابلہ کرنے کے سلئے بتایا گیا ہے کہ پنجاب سرکار کا محکمہ اس خطرہ کا جنگی سطح پر مقابلہ کر رہا ہے ۔ متاثرہ اضلاع یہ ہیں حصار ۔ بھٹنڈہ ۔ مہندر گڑھ ۔ سنگرور فیروز پور ۔ رہتک ۔ گوڑگاؤں اور لدھیانہ ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹڈی دل نے لدھیانہ کے ۴ دیہات میں انڈے دے دیئے ہیں ۔ حصار کے ۱۷ دیہات میں حالت بے حد خراب ہے کہا جاتا ہے کہ مغربی پاکستان سے ۴۴ ٹڈی دل راجستھان

میں داخل ہوئے تھے ۔ اور وہ مختلف مقامات پر گھوم رہے ہیں ۔ ان میں سے ۲۶ ٹڈی دل پنجاب میں داخل ہو چکے ہیں ۔

چنڈی گڑھ ۸ر اگست ۔ سرکاری حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اکالی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں اب تک کل ۳،۸۰۷ گرفتاریاں کی گئی ہیں ۔ ان اعداد و شمار میں آرڈیننس کے تحت کی گئی ۲۸۲ گرفتاریاں بھی شامل ہیں ۔

راولپنڈی ۔ ۸ر اگست ۔ پاکستان سرکار نے اعلان کیا ہے کہ وہاں یکم جنوری سے سکول کا اعشاری نظام لاگو ہو جائے گا ۔ وہاں بھی بھارت کی طرح ایک نیا پیسہ ۵ نئے پیسے ۔ دس نئے پیسے ۔ پچیس نئے پیسے ۔ پچاس نئے پیسے کے سکے بھی جاری ہوں گے ۔ سو نئے پیسے کا روپیہ بھی جاری ہوگا ۔

نئی دہلی ۸ر اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بعض سرکاری محکموں میں ہڑتال کو خلاف قانون قرار دیا جاتا ہے تو ملازموں کو جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے ایک بہتر نعم البدل مہیا کیا جانا ضروری ہے ۔ پردھان منتری نے کہا کہ حال ہی میں سرکاری ملازموں کے بعض طبقوں نے جو ہڑتال کی تھی ۔ وہ ایک غیر ذمہ دارانہ قدم تھا ۔ کیونکہ ملک میں کسی ایسی چیز کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے ۔ جس سے ملک کے اقتصادی ڈھانچہ میں انتشار پیدا ہو ۔ پنڈت نہرو نے کمیونسٹ ممالک میں ہڑتالوں پر عائد شدہ پابندیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میں ان ممالک کی اس پالیسی کے سلسلے میں ان ممالک کی مذمت نہیں کی ۔ کیونکہ کسی شخص کو ترقی کو روکنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ تاہم اسی اثناء میں ہڑتال کا ایک ایسا نعم البدل ہونا چاہیئے ۔ جس کے ذریعہ لاکھوں ملازموں کی شکایات کا ازالہ ہو سکے ۔ کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں ہڑتال اور اس کے بعد کی صورت حالات کے متعلق اڑھائی گھنٹہ تک جو بحث و تمحیص ہوئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے بحث و تمحیص کے آخر میں صورت حالات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ کا ایکشن ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ کسی ملازم کو غیر ضروری طور پر نقصان پہنچے یہاں گورنمنٹ کے سخت یا نرم ہونے کا سوال نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ جو بھی کارروائی کرے وہ مناسب اور منصفانہ ہو ۔ وزیر اعظم نے برطانیہ میں ہڑتال کرنے کے حق میں اور کمیونسٹ ممالک میں ہڑتال کی ممانعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں برطانیہ میں کئی موقعوں پر ہڑتال ہوئی ہے ۔ اور ورکروں نے بعض فوائد حاصل کئے ہیں وہاں ہندوستان میں ہڑتال کے ہتھیار کو کبھی ایک ذمہ دارانہ طریقہ سے استعمال نہیں کیا گیا

وزیر اعظم نے برطانیہ کی دیگر کمیونسٹوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کام لیبر منسٹری اور گورنمنٹ کا ہے کہ وہ جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے کوئی مناسب مشینری قائم کرے ۔ ہماری اقتصادیات نشو و نما پا رہی ہیں ۔ پبلک سیکٹر زیادہ سے زیادہ ترقی کرے گا ۔ اور ہمیں لاکھوں اشخاص سے نپٹنا ہوگا ۔ لہذا اگر ہم نے بعض سرکاری محکموں میں ہڑتال کو ممنوع قرار دینا ہے تو ہمیں جھگڑے نپٹانے کے لئے ایک مشینری قائم کرنی ہوگی ۔

ایڈورڈ ایئر بیس (کیلیفورنیا) ۸ر اگست امریکی ہوا بازی کا ایک آزمائشی ہوا باز واکر دنیا کا تیز ترین انسان بن گیا ہے ۔ اس نے یہ امتیاز جمعرات کو ایکس ۱۵ راکٹ طیارہ کو آواز سے تقریباً تین گنا رفتار سے اڑا کر حاصل کیا ہے ۔ واکر راکٹ سے چلنے والے اس تجرباتی طیارے کو ۲۱۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑا کر دنیا بھر میں طیارہ کی پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کیا ۔ ۱۹۵۶ء میں ایک امریکی تجرباتی ایکس ۲ طیارہ ۲۰۱۴ میل کی رفتار سے اڑا تھا لیکن اس کا ہوا باز ہوائی جہاز کے تباہ ہونے سے ہلاک ہو گیا تھا ۔

چنڈی گڑھ ۸ر اگست ۔ پنجاب سرکار کا محکمہ اعداد و شمار اس امر کا تخمینہ لگا رہا ہے کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے دوران میں پنجاب میں لوگوں کی فی کس آمدنی میں کس قدر اضافہ ہو رہا ہے ۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر بھارگو کے بیان کے مطابق ۱۹۵۸ء میں پنجاب میں فی کس سالانہ آمدنی ۳۶۰ روپیہ تھی جبکہ ملک کی فی کس آمدنی ۲۹۳ روپے تھی ۔ چند دیگر برسوں کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

سال	ملکی آمدنی فی کس	پنجاب کی آمدنی فی کس
۱۹۵۲-۵۳ء	۲۶۴ر۲	۳۲۶ر۷
۱۹۵۳-۵۴ء	۲۸۰ر۷	۳۳۲ر۷
۱۹۵۴-۵۵ء	۲۵۷ر۶	۳۱۶ر۳
۱۹۵۸-۵۹ء	۲۹۳	۳۶۰